The Indian Agriculturist

A monthly Urdoo journal of

فنون

Science Agriculture Commerce

رسالہ ماہواری مشتمل بر علم فلاحت و تجارت و حرفت و صنعت و درستی باغات وغیرہ

Mineralogy & Statistics

بسرپرستی

سرکار دولتمدار حیدرآباد دکن

The journal is patronized By His Highness the Nizam's Government

مرتب

منشی محمد مشتاق احمد صاحب مالک و مہتمم رسالہ فنون وغیرہ وغیرہ

بابت ماہ فبروری سنہ ۱۸۸۲ء

در مطبع علوم و فنون واقع حیدرآباد دکن محلہ مغلپورہ متصل دیوتخانہ

حافظ منصب علی صاحب بسعی مالکان مطبع زیور طبع پوشید

فہرست مضامین رسالہ فنون نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۴ع

Gardeners calendar for the Deccan only

دکھنی باغبانون کے لیئے دستورالعمل

چونکہ برسات کا موسم عنقریب آپہونچا ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجھتے ہین۔ کہ ایک ایسا دستورالعمل اپنے رسالہ مین درج کرین جس سے کسانون اور باغبانون کو آسانی ہو۔ اور اُسپر توجہ عمل کر کے منافع اور سہولت حاصل کرین۔ وہو ہذا

ماہ مئی (آخیر خورداد) ۔ یہ مہینہ اسقدر گرم اور خشک ہے کہ گو کتنی ہی باغ کی حفاظت صفائی اور درستی اور نگرانی کرتے رہین۔ اور نیچے گرے پڑے پتون کو پودھون کے ارد گرد سے اُٹھاتے رہین۔ تو بھی باغ کی سرسبزی کی بہت ہی تھوڑی امید کیجا سکتی ہے۔ اس مہینے کو شروع ہوتے ہی باغات کیطرف متوجہ ہونا چاہیے۔ اول باغات کی زمین کو ہون (یا ناگرون) سے درست کرین۔ پھر سخت اور بڑے ڈھیلون کو توڑکر باریک کردین۔ اسکے بعد نیراون یعنی کانٹی سے تمام گھاس پات نکالین۔ پھر کھات ڈالنا نہایت ضرور ہے۔

اس موسم مین مندرجہ ذیل میوہ جات پیدا ہوسکتے ہین۔ آم۔ شفتالو۔ جنبل موز۔ آنار۔ موز داکھہ۔ انگور۔ تربوز خربزہ۔ نارنگی۔ سنترہ۔ رنگترہ۔ ناشپاتی سیب۔ اور سیو بیر وغیرہ وغیرہ اس مہینے مین یوروپکی ترکاریان تمام ہوجاتی ہین مگر یہ چیزین کسیقدر ہوتی ہین۔ گوبی کرم کلا۔ ایس پیرگیس۔ ہاٹی چک۔ چقندر۔ گاجر۔ زردک۔ لٹلوس۔ آلو خراسانی اجوائن وغیرہ وغیرہ اس موسم مین دیسی ترکاریان کھیرا۔ بینگن۔ دلبند۔ بالم کھیرا۔ ککڑی۔ پیاز۔ ترگکڑی چچلینڈ انباڑے کی بھاجی (یعنی سن کے پتے) اور نیز اور ایسی ہی چند ترکاریان دکن کے باغات اور باڑون مین پیدا ہوتی ہین۔ اس ملک مین سیو بیر بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ اور اگرکچھ درخت لگائے جاتے ہین۔ تو حفاظت بہت کرنی پڑتی ہے۔ مگر پونہ وغیرہ سے اہمد نگر ناشپاتی۔ انگور داکھہ

انگلشیہ نے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور تحصیلداروں کے ذریعہ سے تمام کسانوں کو گشتی کرکے
مطلع کردیا تھا۔ کہ اگر کسان اپنے بچوں کو معاملات ترقی زراعت میں تعلیم دینا چاہیں۔ تو سرکار
مدد کرسکتی ہے۔ لیکن اسوقت تک وہانکے کاشتکاروں کو سرکار کی نیک نیتی اور فیض رسانی
کا یقین نہوا تھا لہذا جواب دینے اور اپنی خواہش ظاہر کرنے میں تامل کیا جسکے کافی جواب نہ ملنے
سے سرکار بھی خاموش ہورہی۔ مگر جبکہ برٹش گورنمنٹ کا اصلی منشا دلی رعایا کو معلوم ہوا۔ اور
اسکی خیرخواہی ہمدردی رعایا پروری کی مبارک خبرین سیلون میں پہونچیں۔ اور جسقدر انکو وہان بھی
خیرخواہانہ کارروائی ثابت ہوئی۔ تو خود بخود وہان کی رعایا کے سر سے بجھے دماغوں میں جوش آیا کہ
آؤ اب گورنمنٹ سے اس منشا کی تعمیل کے لیے اُس سے درخواست کریں۔ کہ ہم زراعتی ترقی
کے واسطے اپنے بچوں کو گورنمنٹ کی جاری دستگیری سے مدارس میں داخل کرنے کو بدل آمادہ
ہین۔ بلکہ گورنمنٹ کے اس منشا سے جس میں صرف رعایا پروری اور ہمدردی مقصود ہے نہایت دلی
شکرگذار ہیں بلکہ ہم ابتک گورنمنٹ کے مربیانہ منشا سے جواب نہ دینے سے نہایت خجل اور نادم ہیں
اور اب ہم خوشی سے امید کرتے ہیں کہ سرکار نے اس منشا کے موجب ہماری درخواست کو منظور فرمائیگی
اور ہمارے بچوں کے لیے تعلیم میں ایک امدادی کالج قائم کردیگی
گورنمنٹ نے اس درخواست پر ایک کالج قائم کردیا جس میں چندسال سے معاملات
ترقی زراعت کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور اب اس میں پانچسو لڑکے کے قریب تعلیم پاتے ہین۔ اسی تعلیم
کی بدولت اہل سیلون نے کھیتی وغیرہ کرنے میں بہت بڑی ترقی کی ہے۔ جو اکثر اخبارات وغیرہ
سے معلوم ہوئی ہے خصوصاً چاء۔ الائچی۔ سنکونا۔ نیل وغیرہ اشیاء میں نہایت کامیابی کے
ساتھ دادترقی دی

حال کی خبروں سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان میں بھی قریب ترزراعت
کی ترقی پر توجہ ہونیوالی ہے۔ کلکتہ میں اسی غرض سے ایک مجلس مقرر ہوئی ہے۔ کہ وہ ترقی
زراعت کے اسباب کی رپورٹ کرے۔ اگرچہ اب بھی مدراس۔ دارجلنگ کانپور وغیرہ

مقامات پر زراعت کے محکمے ہین۔ لیکن ہماری راے مین اُسوقت تک فائدہ نہ ہوگا جبتک
کہ ہر ضلع مین زراعت کا مدرسہ اور ہر تحصیل مین اُسکی شاخ نہ ہو۔

انجمن زراعت بجنور بیشک چندہ اُتارنے کی قابل ہے۔ مگر شاید اس ملک کا بالو
اُسکی کوششون کو سرسبز اور دہ نہین ہونے دیتا۔ اگر اسی انجمن کیطرح دوسرے اضلاع مین بھی
زراعتی کارخانے خود دیسی لوگ قائم کرین۔ تو نہایت مناسب ہے۔ کیونکہ سرکار کہانتک منتظر رہے
گرینگی۔ اپنی خوراک اور اپنی ترقی کی خود فکر کرنی چاہیے۔ زکاۃ اور لوگ کرین۔ ہاں خود دیسی کارخانہ
جاری کرین۔ اور سرکار سے مدد لین مگر بالکل گورنمنٹ کے ہاتھ کیطرف تکنا غیرت دار کی بات ہے

مختلف مقامات ہند کی زمینونکی اقسام و اُنکی خاصیتین اور اُنکی شناخت کا قاعدہ بُری زمینون کی درستی

یہ مضمون ہم اپنے ایک بڑے خیرخواہ ملک و قوم کا لکھا ہوا درج کرتے ہین جنہون نے مدت دراز
تک ممالک مغربی و شمالی و پنجاب و وسط ہند اور دیسی ریاستون کے مختلف مقامات مین حرث و کاشت کے
تجربے حاصل کیے ہین۔ اور فن زراعت مین بہت کچھہ شناسائی ہے۔ آپ کا نام مولوی محمد اسمٰعیل ہے
اور ریاست بھوپال کے فی الحال تحصیلدار ہین۔ اس مضمون کے حصے نہ صرف ملاحظہ ہی کرنے کے
بلکہ انپر توجہ کے ساتھ عملدرآمد کرنا بہت سے فوائد سے مملو ہے۔ (دہونا)۔

ہندوستان مین زمین کی اقسام بہت ہین۔ اور ہر ملک کی زبان مین اُنکے جداجدا
نام ہین بعض مقامات کی زمین کی قسم تو ایک ہے۔ اور نام الگ جیسے روسلی اور دومٹ اور
موٹی اور بھاتور یا کابر و کلمٹ۔ اور بعض جگہہ نام قسم وار۔ نام ایک اور دونون مین فرق ہوتا ہے
مگر جسقدر زمینین دیکھی گئین۔ اُن سب مین عمدہ زمین کو ہم مٹیار کہتے ہین اور کالی جسکو بعض لوگ بھی
بولتے ہین۔ نہایت عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی اقسام ہین۔ یہ زمین بہت لوہ مین واقع ہے۔ باوجود
بارانی ہونے کے پیداوار حسب دلخواہ ہوتی ہے۔ اس زمین سے درختون کو قوت نامیہ بہت پہونچتی ہے

جسکے باعث درخت کے پتے موٹے اور چوڑے ہوتے ہین - اور ان اقسام کی زمینون مین گیہون موٹا اور زیادہ پیدا ہوتا ہے - بسبب زیادہ ہونے اقسام زمین کے سبکے نام ایکبار نہین لکھے جاسکتے - ہان وقتاً فوقتاً لکھے جاوینگے - اسوقت فقط اتنا بیان کرنا مناسب خیال کیا جاتا ہے - کہ تلخ زمین مین مطلقاً پیداوار زراعت کی نہین ہوسکتی - اسکی وجہ یہ ہے - کہ اس زمین نمکینی زیادہ ہے - یہ نمکینی خواہ شورہ کی ہو یا نمک کی - اس سے زمین کا مزاج تلخ ہوجاتا ہے - اور بسبب زائد ہونے نمک کے اور اسکی حرارت کے زمین کی حرارت اپنی اصلیت پر نہین رہتی جس طرح بیج بویا جائیگا ویسا ہی رکھا رہیگا - نہ اسمین نمی سرایت کریگی - نہ وہ پھولیگا نہ اسمین قوت روئیدگی پیدا ہوگی - قوت روئیدگی اسی زمین مین ہوگی جسمین شیرینی ہوگی - تلخ اور زیادہ نمکین زمین قوت روئیدگی نہین ہوتی - ایسی زمینون مین بیج جلجاتی اور ریلو کھر جال جانڈ کریل - فراش کے درخت پیدا ہوتے ہین جنمین قوت نامیہ بہت کم ہوتی ہے جسکے باعث اُن درختون کے پتے چھوٹے اور درخت بھی زیادہ بڑے تناور نہین ہوتے اُنکا مزا بھی تلخ اور نمکین ہوتا ہے - اور رنگت وہانکی زمین کی سفید ریتلی ہوتی ہے - اگر اس زمین کو درست اور بکار آمد کرنا چاہین - تو دریائی ریت اور گوبر کا کھات اسمین پھیلا کر تین پانی دین - اور پہلے پہل چنے بوئین - اسکے بعد جو چاہین کاشت کرین -

بھوڑ یعنی ریتلی زمین جسمین بالکل ریت ہو - اور مٹی نام کو بھی نہ ہو - اگر وہ زمین سفید رنگت کی ہے - تو نمی ہے - نہ تو اس زمین کے بالائی سطح کو ایک جگہ قیام ہے اور نہ اسمین مادہ روئیدگی ہے نہ اسمین کچھ پیدا ہوسکتا ہے - اور اگر رنگت مائل بزردی ہے تو نہایت عمدہ اور زرخیز اور صلاحیت پسند ہے - اس زمین کا گھانس اُکھاڑ کر چکھو - تو شیرینی سی محسوس ہوگی اس زمین مین حرارت اوسط درجہ کی ہے - اگر اسمین شیرین پانی سے زراعت کیجائے - تو خاطرخواہ پیداوار ہوگی - اس زمین کے درختون مین قوت نامیہ زیادہ ہوجائیگی - بیشتر دس برس تک اعلیٰ درجہ کی پیداوار کی طاقت رکھتی ہے - مگر متواتر کاشت ہونے سے قوت گھٹ جایگی - ایسی زمین کو سال بسال بدلتے رکھنے مین تاکہ اسکی طاقت زائل نہ ہونے پائے - جب پیداوار مین کمی واقع ہو تو ایک برس تک

اُسمین کچھ کاشت نکرین۔ اور برساتی پانی باہر جانے دین سوا وسٹ کیٹلی کے درخت جو پیدا ہون اُنکو کاٹکر اُسیکی مٹی مین داب دینا۔ اگلے سال جو کچھ بویا جائیگا اُسکی فصل بہ نسبت پہلے کے کہین زیادہ ہوگی۔ اس قسم کی زمین مین مینے ایک باغچہ دیکھا جو نہایت پژمردہ اور ویران تھا جسکا مالک ایک خلیفہ تھا۔ مینے باغچہ کی تباہ حالت کا باعث مالک سے دریافت کیا۔ تو اُسنے نہایت افسردہ دلی سے بیان کیا کہ چند برس ہوئے جب مینے زمین خریدکر یہ باغچہ لگایا تھا دس برس تک تو اس باغچہ نے خوب سبزی اور شادابی دکھلائی۔ اور اسکے پھلوں سے مجکو خوب فائدہ ہوا۔ اب دو تین برس سے درخت کملا گئے اور پھلت کم ہوگئی ہے جس سے مجکو سخت خسارہ پہونچ رہا ہے۔ مینے اُس باغچہ کے باغبان کو بلوا کر اُسکے کنوئین کا پانی منگا کر چکھا۔ تو اُس پانی کا مزا بُرا سا معلوم ہوا۔ مینے مالک باغچہ سے کہا کہ اس چاہ کے پانی کی قسم بدلگئی ہے۔ یہ پانی اس باغچہ کو سخت نقصان دیگا میرے نزدیک یہ کنوان بند کرا کے دوسرا کھدوا دینا چاہیے۔ اور چار برس تک زمین کو سال پلٹ کر دیا جائے۔ اور زمین کو کاشت سی گرا کر چار طرف سے ناکہ بند کر دیا جائے تاکہ برساتی پانی باہر نہ نکلسکے اور وہین جذب ہوجائے۔ اور کیٹلی کے درخت جو اب کھیت مین کھڑے ہین کاٹکر زمین مین ملا دیئے جائین۔ تو زمین درست ہوجائیگی اور اُسکی شکایت رفع۔ اُس باغچہ کے مالک نے میری ان تجویزون پر غور کر کے عملدرآمد کیا۔ چار برس کے بعد اُسنے مجکو مطلع کیا کہ اب درختون کی وہی حالت ہوگئی جو اوائل مین تھی یعنی بخوبی پھلنے لگے۔

جے پور مین بعہد مہاراجہ سوائی رام سنگھ صاحب کے مین ڈائرکٹر تھا۔ تو وہان کے باغ مین مینے زمین کی آزمایش کے لیے تبت سے مرچ منگا کر کاشت کرائی۔ درخت تو بلند ہوگیا اور پتے بھی بڑے بڑے ہوئے مگر پھلت نہ ہوئی۔ فقط ایک مرچ نارنگی کی برابر اور ایک چھوٹی لگی بہت لوگون مین اُن مرچون کا تعجب سا ہوگیا۔ اور بکثرت تماشائی آنے لگے۔ مینے پھلت پر خیال کیا تو سخت افسوس ہوا۔ اور فکر کرنے کے بعد خیال آیا۔ کہ شاید متوالا پانی ملنے سے یہ حالت ہوئی ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی دلمین آیا۔ کہ رام نواس باغ مین نل کے ذریعہ سے دریا کا پانی آتا ہے جو نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ پھر مینے اس درخت کی جڑ کی زمین کو کُھدا۔ اور اُسکو پھوکلا یعنی نرم

کر [illegible] مرغیون اور کبوترون کی بیٹ کا کھات ڈالا جسکے باعث درخت مین بکثرت پھول آ [illegible] - اور [illegible] نارنگی کی برابر گول گول لگین - یہ ترکیب باغبان کو نہایت بکار آمد ہوئی جس سے ترکاریان بہت پیدا ہونے لگین -

بعض زمینون کا سطح دریا یا نہر کے پانی کے سطح سے کسیقدر نیچا ہوتا ہے - اور اُس زمین [illegible] پانی بھرا رہتا [illegible] ہمیشہ تر رہتی ہے - تو اُس زمین شورہ پیدا ہوجاتا ہے - جسکے باعث سردی زیادہ [illegible] - [illegible] حرارت اور قوت روئیدگی اُس زمین سے زائل ہوجاتی ہے - اگر اُس زمین کسی قسم کا بیج [illegible] - تو نہین اُگھ سکیگا اسکا علاج یہ ہے - کہ جہانتک ممکن ہو سطح زمین کو سطح پانی سے اونچا کردین اور اُس زمین [illegible] اور بیلون کا گوبر پھیلا دین - ایک سال گذرنے کے بعد اُس زمین نیل یا سنی [illegible] [illegible] درخت اُگین اُسوقت مع پتون کے ہل (ناگر) سے زمین مین ملادین - ایک یا دو برسات گذرنے کے بعد وہ سب گل سڑکر مٹی مین بہت بڑی قوت پیدا کردینگے - پھر جو چاہین کاشت کرین - خوب پیدا وار ہوگی ——— ایسی زمینین ملک دوآبہ ہندوستان [illegible] نہر کے باعث بہت پائی جاتی ہین *ـ* اور بعض بعض جگہہ دریا کے کنارے [illegible] مین بھی ایسی ہی دیکھی گئی ہے -

بعض زمینون مین کاشت ہوتے ہوتے پرانے پڑجانے کے باعث پیداوار کم ہوجاتی ہے - اسکی شناخت یہ ہے - کہ ہر ایک زمین مین لس زیادہ ہوتا ہے - تر مٹی ہاتھ مین لینے سے چپکتی ہے مگر [illegible] کھیت کی مٹی مین لس کم ہوجاتا ہے - اور درخت مدار (اکھتا یا آکھ) کے بھی بکثرت پیدا ہوجاتے ہین - شناخت کا ایک اور قاعدہ ہے - کہ اُس کھیت کی مٹی کو کنچ کے گلاس مین گھولکر اسکا پانی ٹپکا دین - اگر پانی زیادہ گدلا (مکدر) ہے - تو سمجھنا چاہیئے کہ زمین طاقتدار ہے - اور اگر پانی صاف کے قریب نکلے - تو زمین کم طاقت ہے - [illegible] - اگر وہ زمین [illegible] ملک کی ہے روسلی یا مٹیا - یا ڈاکر - تو اُسکو سال [illegible] پلٹ کردین - اور اگر [illegible] [illegible] - تو اُس زمین کی [illegible]

ـ چونکہ کنوئین کا پانی مشقت [illegible] [illegible] پانی بلا مشقت [illegible] [illegible] لوگ ضرورت سے زیادہ پانی دیدیتے ہین اور وہ زمینین ویسی ہلون سے طیار کی ہوئی ہوتی [illegible] [illegible] جب سورج کی گرمی ہوتی ہے تو پانی اُڑجاتا ہے - اور نمک اور ریہہ جو زمین [illegible] [illegible] زیادہ [illegible]

سنی اور روئی کی کاشت کرین - اور کھیتی کاٹنے کے بعد کودون کا پرانا پیال پھیلادین - اس عمل سے وہ زمین اپنی اصلی حالت کاشت پر آجائیگی -

زمین کا کارآمد کرلینا اور اس سے نفع حاصل کرنا ہمارا کام ہے - اگر ہم چاہین تو بری سے بری افتادہ زمین کو درست کرکے منفعت اٹھاسکتے ہین - ریاست بیکانیر اور علاقہ توراواٹی ریاست جےپور ضلع سرسہ اور ملتان وغیرہ کے درمیان مین جو زمین واقع ہے - سیکڑون میل تک ریت کے ٹیلے اور ریتلی زمین کے میدان ہین جنمین کچھ پیدا نہین ہوتا - بعض بعض قطعے جو ہموار یا کسیقدر اونچے نیچے ہین - انمین بارش کی امید پر موٹھ باجرہ بویا جاتا ہے جس سال مینھ نہین برستا تو یہ قطعات محض بیکار اور زراعت سے خالی پڑے رہتے ہین ریت کے باعث کنوان نہین بنایا جاتا - اور اگر بمشکل بنایا گیا بھی - تو بہت دور نیچے پانی نکلتا ہے ایسی زمینونکو دیکھکر بہت جی للچاتا ہے جہان کہین تلیلی کی کاشت کردیگئی - تو وہانکے باشندونکو تیل کا بہت فائدہ ہوا - بدین نظر اگر ایسے قطعات افتادہ اور ناکارہ مین تخم ارنڈ کی کاشت کردیجائے تو خاطرخواہ پیداوار ہوکر تیل سے فائدہ ہوسکتا ہے -

ہر انسان کو چاہیے - کہ جس ملک مین جیسی زمین ہو اس سے ویسا ہی کام لے بیکار نہ چھوڑے - اور اسکے بگڑنے سنورنے کا خیال رکھے جیسے طبیب انسان کی حالت تندرستی کو روزمرہ دیکھتا رہتا ہے جب اعتدال مین فرق پاتا ہے - توفوراً دوا دینے کی تدبیر کرنے لگتا ہے ایسے ہی کسان لوگونکو چاہیے - کہ جب زمین کو کسی قسم کے مرض مین مبتلا دیکھے - تو اسکے علاج کیطرف رجوع کرے - اور اسمین جو نقص یا مرض ہو اسکے دفعیہ کی فکر کرے - مگر ہم دیکھتے ہین - کہ اس فن فلاحت سے عموماً لوگ ناواقف ہین - اور اپنی پرانی ڈگر پر آنکھ بند کیے جارہے ہین - زمین اور درختون کے درست کرنے اور سفرت سے بچانے مین مطلق لاپرواہی کررہے ہین - فقط ایک یہ اپنے نزدیک بڑا بھاری کام کرتے ہین - کہ چھٹے مہینے زمین کو اکھاڑکر بیج ڈالدیتے ہین - اور کمی پیداوار کو اپنی بدنصیبی سے منسوب کرتے ہین جو انکی سخت جہالت اور نادانی کی دلیل ہے - بخلاف اسکے اگر

زمین سے نقص کو نکالکر درست کر کے کاشت کرین۔ تو یہ شکایتین عدم یا کم پیداوار کی نہ رہین
اور چند روز مین دولت سے مالامال ہو جائین۔ انکے امراض اور اقسام پھر کسی توقع پر لکھے جائینگے۔
فی الحال یہ بات یاد رکھنے کی قابل ہے۔ کہ زراعت دو قسم کی ہوتی ہے چاہی اور بارانی۔
بارانی کی پیداوار اور کاشت کا دارمدار صرف بارش پر ہے۔ چاہی وہ ہے جسمین پانی دیا جائے
چاہی کی اقسام یہ ہین۔ چاہی۔ نہری۔ ڈہری۔ سیلابی۔ تالابی۔ تھالی۔ اول درجہ کی چاہی
وہ زمین ہے۔ کہ جسمین کنوئین کا پانی دیا جائے بعض لوگون نے کنوئین کے پانی پر ڈہر کے پانی کو
ترجیح دی ہے۔ کیونکہ ڈہر کا پانی ہر ایک جگہہ کو بہتا ہوا آتا ہے۔ اور راستہ مین کھاتین کو جڑا بہالاتا ہے
جو زمین کو طاقتدار بنادیتا ہے۔ لیکن کنوئین کا پانی بھی کئی قسم کا ہوتا ہے یعنی میٹھا پانی۔ ملا پانی
متوالا پانی۔ اہیا پانی۔ شور پانی۔ کلر شور پانی۔ میٹھا پانی نہایت عمدہ مشہور ہے۔ ملے پانی
[illegible] بیقدر رسابون کا سا مزا ہوتا ہے۔ جسمین یہ پانی دیا جاتا ہے اُس کھیت کے درخت بڑھ نہین سکتے
[illegible] کے حق مین نہایت مفید ہے۔ متوالے پانی کا مزا بھی ملے کے قریب ہوتا ہے
[illegible] ہے۔ کہ جس کھیت مین یہ پانی سینچا جائیگا۔ اُسکے درخت بہت اونچے بڑھ جائینگے
[illegible] بہت چھوٹے چھوٹے اور اُنمین سے دانے بھی کم نکلتے ہین۔ باغات مین یہ پانی سینچنے
سے درختون کی پھلت پر سخت اثر پڑتا اور کم پھلتے ہین۔ انہین وجوہات سے اکثر ہوشیار کاشتکار
[illegible] پانی کو کم استعمال کرتے ہین۔ براہیا پانی اسمین ذرا تلخی سی ہوتی ہے۔ یہ زراعت کو نامفید ہے
اگر مویشی اس پانی کو پئین۔ تو گوبر کے ساتھ خون آنے لگے۔ اور اگر اسکو آدمی پیے۔ تو خون کے
دست جاری ہو جائین۔ شور پانی زمین کی قوت روئیدگی کو زائل کر دیتا ہے جس کھیت
مین یہ پانی دیا جائے اُسکی زمین کاشت سے گر جاتی ہے۔ کلر شور پانی دیکھنے مین سفید اور
شفاف [illegible] اس سے نمک بنایا جاتا ہے۔ تیسرے چوتھے روز ایک دوسری کیاری مین بدلنے سے
مثل خمیر کے جالی دار سفید شفاف پپڑی جمکر رہجاتا ہے۔ اُسکو کھرچ کر نکالتے ہین۔ ایسا پانی زمین اور
زراعت کو سخت مضر ہے۔ اور زمین مین شور پیدا ہو جاتا ہے۔ باقی آیندہ

نیشکر کی زراعت اور تجارت کا بیان

گھاٹی برھمپترا مین مندرجہ زیرین اقسام کا نیشکر پیدا ہوتا ہے۔

(۱) باغی (سفید) اور ماگ (کہربائی رنگ) (۲) رانگی (سرخ) کالی (سیاہ) یا تیلیا یعنی پرزنگ روغن رائی۔ (۳) منگال یا بمبئی اکھ۔ (۴) تلارا۔ مگارا یا میگالا۔

قسم اول ودوم کو اکثر لوگ دیسی خیال کرتے ہین۔ اور یہ دونون قسمین عموماً ایسی مل جل گئی ہین۔ کہ اکثر کھیتون مین اکٹھی پیدا ہوتی ہین بلکہ بعض لوگ عمدہ نیشکر کے کھیتون کی حفاظت اور آدمیون کی غارتگری سے بچانے کے لیے سرخ نیشکر کو کنارے کنارے بوتے ہین۔ ایک عمدہ اور مندرجہ ذیل ترکیب سے بویا ہوا نیشکر تقریباً ساڑھے آٹھ فیٹ لنبا اور ڈیڑھ انچہ موٹا کہربائی رنگ بناوٹ مین نرم ملائم رس سے بھرا ہوا پیدا ہوتا ہے۔ دوسری طرف تیلیا سخت پتلا اور نہایت سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات سیاہ ارغوانی رنگ سے بھی گذر جاتا ہے۔ اسلیے اسکا نام کالی یعنی سیاہ رکھا گیا ہے۔ اور یہ نیشکر ۶ یا چھہ فیٹ لنبا اور تقریباً ۳/۴ انچہ سے زیادہ موٹا نہین ہوتا ان دونون اقسام مین سے ماگ نہایت عمدہ ہے۔ اور بسبب زیادہ مٹھاس کے گڑ نہایت افضل اور بافراط اسمین سے نکلتا ہے۔ اور تیلیا بہت کم رس اور سخت ہوتا ہے۔ مگر کھیت کی حفاظت کے واسطے بہت مناسب ہے۔

سہارنپور۔ ڈیرہ دون۔ شاہجہانپور۔ تلام مین بنام پونڈا نیشکر پیدا ہوتا ہے سہارنپور کے نیشکر مین زیادہ تر دو اقسام سیاہ و سفید گنگیر۔ اسکا وزن بھاری ہوتا ہے۔ ایک ایک چھڑہ ۵ پونڈ سے ۲۰ تک ہوتی ہے۔ اسکی لنبائی اور موٹائی نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ اسکی پوریان بہت ہی نرم ہوتی ہین۔ حتی کہ اگر اوپر کی پوری کا چھلکا اُتارا جاے۔ تو بلا تکلف تمام چھڑ کا چھلکا جڑ تک اُتر آئیگا۔ یہ نیشکر کھانے مین زیادہ تر کام آتا ہے۔ اور دور دراز مقامات تک بطور تحفہ کھیجا جاتا ہے۔ اور لوگ اسکے تخم کو بہت ہی رغبت سے اپنے ہان منگوایا جاتی ہین

اس نیشکر سے شکر نہین بنائی جاتی. بلکہ کاشتکار ونکو ویسے ہی نیچنے مین زیادہ منافع معلوم ہوتا ہے
اسلیے شکر بنانا ایک بے سودی تصور کرتے ہین —

سیرٹھی دیسی - اڑبی - سرپتھا - لالڑی دھولو - کنارا جبلپوری نیشکر اقسام نیشکر کی سہارنپور کے قریب ضلع مظفر نگر مین پیدا ہوتی ہین . انمین سیرٹھی کھانے مین ذرا خوش ذائقہ ہے جبلپوری ان سے کہین بہتر اور سب مین برتر ہے - باقی ان دیگر اقسام سے عموماً شکر اور گڑ بنایا جاتا ہے

سہارنپور - شاہجہانپور - رتلام وغیرہ مقامات کا نیشکر بھی اس قابل ہے - کہ ہم یہان بھی اسکی پیداوار کے لیے کاشت کی سفارش کرین - اب وہ وقت نہین ہے کہ ہم قناعت کیے بیٹھے رہین - بلکہ یہ ایسا موقع ہے - کہ جسقدر کوشش کرین مفید ہے —

گنگائی برھمپتر کے نیشکر بونے کا طریقہ یہ ہے - دومٹ یعنی چکنی مٹی والی زمین جسمین کسیقدر ریت کی ملاوٹ ہو - ایکھ (نیشکر) بونے کے لیے اعلیٰ درجہ کی ہے - یہ زمین سطح سے ذرا بلند اور سیلاب کی رسائی سے دور ہو - کنکریلی زمین مین مطلقاً پیدا نہین ہوتا - اس چکنی مٹی والی زمین میں جسقدر کسان کھات ڈالیگا - اسیقدر اپنی فصل کے ایک ایک گنے کو دیکھ دیکھکر خوش ہوگا -

شہرون اور گانو وغیرہ کے قرب و جوار مین حتی الامکان نیشکر بونا چاہیے کیونکہ گورسے کی زمین مین خود بخود کافی مادہ کھات کا موجود ہوتا ہے - ایسی زمین مین گاے کا گوبر اور رائی دو دفعہ اول آخر بوکر اسمین کھلی یا ملاد ینے سے نہایت ہی فائدہ ثابت ہوا ہے -

اگر زمین آبادی سے دور ہو - تو اسمین علاوہ کھات کے راکھ (خاکستر) بھی ڈالنی چاہیے اور خاصکر اس گھاس پھونس کو جو اسمین موجود ہو اور گھاس وغیرہ ڈالکر جلا دینا چاہیے - یہ طریقہ بھی ایک اعلیٰ درجہ کے کھات کا فائدہ دیتا ہے - سب سے عمدہ اور اچھا نیشکر (ورجن) یعنی نوتوڑ یا نہایت پرانی بنجر زمین مین (جسمین قلیل جوتائی کے بعد رائی یا دھان بویا گیا ہو) پیدا ہوتا ہے

اکثر کاشتکار فصل کی کمی کی یہ وجہ بیان کرتے ہین کہ آنکھیا (قسم موذی) کا ٹھیا (ایک قسم کا چاول جسکو انگریزی مین رائیس سیڈلنگ کہتے ہین) - اور گانٹھیا (یعنی گٹھیلا ایکھ) - یہ سب چیزین

طاقت پیداوار کو زائل کردیتی ہین - خراب بنجر وغیرہ زمین کو ماہ اکتوبر مین ناگر (ہل) یا پھاوڑی وغیرہ سے توڑکر ماہ جنوری یا فبروری تک چھوڑ دینا چاہیے - اس اثنا مین کسان اپنی فصل خزان کے کاٹنے وغیرہ کا پورا پورا بندوبست کرسکتا ہے - پھر شروع اپریل مین زمین کو سراون (دامی) یا کانمی یا جو کی جسکے نیچے کی جانب کھونٹیان لگی ہوتی ہین - تمام گھانس وغیرہ جڑ سے اکھاڑکر زمین کے ڈھیلون کو توڑ دینا چاہیے -

کسان لوگ بخوبی سمجھتے ہین - کہ فصل کی عمدگی کا صرف زمین کو چند بار جوتنے اور ہر طرح سے درست کرنے پر منحصر ہے - اور یہ بدیہی بات ہے - کہ ہر چیز محنت سے اچھی ہوجاتی ہے - باقی آیندہ

شکر بنانے کا بیان

چیمپین آل اور رائی گرینڈ آن جی کے گذشتہ سال کی سارگم ایکھ کی شکر کی عظیم الشان کامیابی نے ایک بڑا بھاری منافع دیکر ملک کو خواب گران سے ہوشیار کردیا ہے - اور اسکی بناوٹ و تجارت ہمکو پورا پورا یقین دلاتی ہے - کہ آیندہ ہمکو غیر ممالک کی شکر سے جو اعلیٰ درجہ کی قیمت کے قریب قریب جو مٹھاس مین ہوتی ہے رہا کریگی - سفیدی اور سُرخی شکر کی صرف شیرے کے پکانے پر منحصر ہے - اور بڑی بھاری مشکل اس ملک مین یہی ہے - کہ یہانکے لوگ شیرے کو پکانا نہین جانتے تھے - اب اسکے پکانے مین اسقدر کامیابی ہوئی ہے - کہ مثل بلور کے شکر سفید چمک دمک مین ہونے لگی - اسی کامیابی کو دیکھکر بہت سی کمپنیان جابجا قائم ہوگئین - اور وے اسکو اعلیٰ درجہ کا روزگار سمجھنے لگین

چیمپین شوگر کی مانوفیکچرنگ کمپنی کی حال کی ملاقات نے ہمکو اس قابل بنادیا ہے - کہ ہم آیندہ اپنے ناظرین اور کسانون کو اسکے منافع سے پورا پورا آگاہ کردین - تاکہ آیندہ فصلون مین وہ بھی ترقی کرین - امسال مین کمپنی نے ۱۵۰۰ ایکڑ رقبہ مین نیشکر کی کاشت کی - پچھلے سال ۲۵۰ ایکڑ مین نیشکر بویا تھا - مگر امسال کے گنون کے رس کا مزا بہ نسبت سال گذشتہ کے نہایت عمدہ رہا - ماہ اگست و ستمبر مین ایکھ کو مناسب دھوپ لگی - جو اُنکے رس کو پختہ کرنے کے لیے اشد ضروری تھی - کچھ کمیت

سردی کے سبب خراب ہوگیا۔ باوجود ناقابل شکر ہونے کے بھی عموماً فصل کی حالت بہت خوب رہتی ہے
گذشتہ فصل مین شکر پیرنے کی کل آجانیکے باعث بہت بڑی ترقی ہوگئی۔ اس کل کے ذریعہ سے رس
کے جوش دینے اور صاف کرنے مین ایک بڑی لیاقت اور تجربہ کاری درکار ہے۔ اس کل کا نام مل
یعنی چکی ہے۔ اور یہ مل ایک دن رات یعنی ۲۴ گھنٹے مین ڈیڑھ سو ٹن (ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے) شکر کا
عرق نکالکر شکر بناتی ہے۔ اور اس سے پہلے ایک دن مین صرف ۵۰ ٹن کی شکر بنتی تھی۔ ایکبار رس
چکی سے نکلکر ایک حوض مین جاتا ہے۔ اور اُسمین سے دوسرے حوض مین جوکہ مکان کے اوپر ہوتا ہے
بذریعہ پمپ کے جاتا ہے۔ وہان اسمین قدرے چونہ ڈالا جاتا ہے واسطے ترشی گھٹانے کے۔
پھر نصف منزل نیچے مصفا کرنے والے حوض مین کھینچا جاتا ہے۔ اور اس حوض مین قوت کہربائی
کے ذریعہ سے جو ایک چوبی ڈھانچے مین ہوتا ہے گرم کرنے کے لیے ایک جوش دینے والے برتن
مین ڈالکر اُس سے تمام میل الگ کیا جاتا ہے۔ یہ میل بذریعہ ایک پمپ کے ایک گڑھے مین
جوکہ مکان سے باہر زمین پر بنا رہتا ہے ڈالا جاتا ہے۔ اور وہان سے لوگ سوروں کی خوراک
کے واسطے لیجاتے ہین۔

مناسب طور پر جوش دینے کے بعد یہ مصفا رس آخری حوض مین ڈالا جاتا ہے۔ اور جب
اُس حوض مین بخوبی ٹھنڈا ہو جاتا ہے ایک چھلنی مین ڈالکر ڈنڈوں یا بیلنوں سے ایک لوہے کی
کڑاہے مین جوکہ قریب ۱۸ فیٹ کے گہرا ہوتا ہے نہایت عمدہ صفوف کرکے ڈالا جاتا ہے۔
بعدازان ایک دوسرے برتن مین اول تھوڑا سا مقدار لیکر ایک سو ستر درجہ کی گرمی پر ابالا جاتا ہے
یہانتک کہ اُسکی سفیدی بخوبی دکھائی دے۔ تب اسکو نکالکر ایک شیشے پر ڈالتے ہین۔ اور نمونہ کو
دکھاتے ہین۔ مگر اُسکو گھر سے باہر روشنی مین جاکر دیکھنا چاہیے۔ جہان کہ اُسکی شفافی پوری پوری دکھائی
بعد پسند کرنے کے اُسکو ایک کمرے مین لاتے ہین جسکی گرمی ۹۰ درجے پر ہو تاکہ وہان وہ اپنی پوری
سفیدی پکڑے۔ بعد اسکے خوب ملاکر فرش پر ڈالیجائے۔ پھر ایک کل مین جسمین چند سوراخ دار پتیل
کے بیلن ہوتے ہین ڈالین ... منٹ مین ۱۲ سو چکر پھرتے ہین۔ اور اپنے چھیدون مین

سے شیرے کو عمدہ شکر سے جدا کر دیتے ہین جب اچھی طرح شکر مصفا ہو جاتی ہے تو کل ٹھہر جاتی ہے
یہ شکر نہایت اعلی درجہ کی ہوگی۔ پھر اس شیرے کو دوبارہ جوش دیکر شکر بنانی چاہیے ۔

تتمہ کپاس کا بیان

بیج قطاروں مین بویا جاوے۔ اگرچہ اسمین کسیقدر خرچ زیادہ ہوگا لیکن قطارونمین بوٹے بونیسے نلائی اور روئی بٹورنے مین بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔ فاصلہ قطارونکے بیچ اور پودہونکے بیچ قسم کپاس پر اور طاقت زمین پر منحصر ہے۔

اگر کپاس قسم "نیوآرلنس" اور "سی آئلنڈ" نہایت عمدہ زمین پر بوئی جاوے۔ تو فاصلہ درمیان قطارونکے ۳ فیٹ کا۔ اور ہر ایک قطار مین ایک پودھے سے دوسرے پودھے تک ۲ یا ۳ فیٹ کا ہونا چاہیے۔ فاصلہ درمیان ہندوستان کی کپاس کی قطارون کے ڈیڑھ فیٹ سے اڑہائی فیٹ تک اور درمیان پودھونکے ہر ایک قطار مین چھہ انچھ سے ایک فیٹ تک ہونا چاہیے۔ اوپر لکھی ہوئی ہدایت پر صرف اُس صورت مین عمل کرنا چاہیے جب فصل کپاس کی سینچائی کرنا منظور نہ ہو۔

اگر کپاس کی کھیتی موافق قاعدہ مصر کے کرنا منظور ہو۔ تو کھیت مین مینڈین ایک دوسرے سے ۳ فیٹ کے فاصلہ پر بنائی جائین یہ مینڈین آٹھ انچھ اونچی ہون۔ اور فاصلہ درمیان پودھونکے فیٹ کا ہو۔ اس قسم کے کھیت کی سینچائی بھی کیجائے اس طور پر کہ درمیان مینڈونکے پانی بھر دیا جاوے بیج بارش کے شروع ہونیسے تین ہفتہ پہلے بو دیا جاوے۔ اس قسم کی کھیتی سے پودھے کو بجائے ۳ یا ۴ انچھ زمین کے اُس سے دوگنی زیادہ گہری زمین واسطے جڑین پھیلانے کے ملجاتی ہے۔ یہ طریقہ صرف اُنھین جگھونپر اختیار کیا جاوے جہان زمین یا تو قدرتی طاقت دار ہو یا بذریعہ زیادہ پانس دینے کے پُرزور ہو جاوے۔ اور جہان پانی واسطے سینچائی کے بہت ملسکے۔ آخری کارروائی ہر دو طورکی جنکا بیان اوپر کیا گیا ہے یکسان ہین۔ ایک ایک جگھہ مین یا چار بیج بونا چاہیے۔ اگر سب جم آوین تو ایک جگھہ پر صرف ایک ہی درخت جو سب سے مضبوط ہو قائم رکھا جاوے۔ اور دوسرونکو اکھاڑ

ڈالنا چاہیے۔ نلائی جب ضرورت ہو کیجاوے۔ اور لگاہے ماہے زمین گوڑدی جایا کرے۔ اگر مینڈونکا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ تو مینڈونپر ہمیشہ مٹی چڑہاتے رہا کرین۔ کیونکہ مینڈین بارش اور سینچنے سے ہلکی پڑجاتی ہین۔ چھوٹی قسم کے کپاس کے پودے جب گز بھر اونچے ہون۔ تو انکی چوٹیان کاٹ ڈالین۔ اور بڑی قسم کی کپاس کی چوٹیان اُسوقت کاٹی جاوین جب پودے ڈیڑھ یا پونے دو گز بلند ہون۔ اس ترکیب سے پودے کی جڑ سے زیادہ شاخین پھوٹینگی۔ اور پودا زیادہ روئی پیدا کریگا اگر یہ ترکیب نہ کیگئی۔ تو پودھا بہت لانبا ہو جائیگا۔ اور روئی کم دیگا۔ اور کمزور بھی ہوگا۔ جن پودھون کی روئی مقدار مین زیادہ اور عمدہ قسم کی ہو۔ اسکا بیج واسطے بونے سال آیندہ کے رکھ لیا جاوے۔ مگر کمزور پودھونکا بیج ناقص ہوتا ہے۔ اسلیے بونے کو نہ رکھا جاوے۔ اگر بسبب بارش کم ہونے کے خشکی زیادہ ہو جاوے۔ تو پودھونکی سینچائی ہونا چاہیے۔ سینچائی شام کے وقت یا رات کو کیجاوے۔ دھوپ کے وقت پودھونمین پانی دینا بہتر نہین۔ اگر کھیت مین مینڈین بنائی گئی ہون۔ تو سینچنا بہت ضرور ہے مینڈونکے اوپر تک پانی نہ بھرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر انکی جڑونمین پانی بھر جائیگا۔ تو اوپر کا حصہ خود بخود پانی کھینچ لیگا۔ اگر زمین بہت کمزور ہو۔ تو اسکو بخوبی پانس دیکر طاقت دار کر لینا چاہیے۔

امریکہ کی کپاس کا بیان

امریکہ کی کپاس اور اس کپاس مین جو یہان عموماً بوئی جاتی ہے۔ یہ فرق ہے۔ کہ امریکہ کی کپاس کا رُوان یہانکی کپاس کے روئین سے بہت لانبا اور مضبوط ہوتا ہے۔ اور اسلیے اسکی پیداوار زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ یہ روئی کانپور کے ضلع کے ایک گانو رادت پور مین ۱۸۶۸ع کی فصل خریف مین ایک بیگھہ پر بوئی گئی تھی۔ اور صاف روئی جو اس سے نکلی وہ چبیس روپیہ من (ساڑھے اڑتالیس سیر کے من سے) اُسوقت بکی۔ جبکہ یہان کی روئی کا نرخ ۱۸ روپیہ من تھا۔ اس ایک بیگھہ مین ایک من تین سیر صاف روئی پیدا ہوئی۔ پس اس حساب سے کل پیداوار کی قیمت ۱۰۶ روپیہ ہوئی لیکن اسکا بیج برسات کے شروع مین ٹھیک دیسی کپاس کیطرح بونا چاہیے۔ یعنی زمین جوت کر بیج چھڑکوا

پھیلایا جائے۔ اور پھر ہل چلا دیا جائے لیکن اگر بیج قطارون مین بویا جائے تو بہتر ہے ایسی
حالت مین بیج مکا کیطرح ہل کے پیچھے پیچھے ڈالنا چاہیے۔ اور جہان مکا مین ایک کھوڑ چھوڑ دیا
جاتا ہے۔ اسمین ہر قطار کے درمیان تین تین کھوڑ چھوڑنا مناسب ہے۔ اگر ممکن ہو تو جس کھیت مین
امریکہ کی کپاس بوئی جاے کھاد دینا چاہیے۔ اگر درخت ارسٹہائی فیٹ سے زیادہ اونچے ہو جائین
تو انکی پھننگ نوچ ڈالنی چاہیے۔ اس عمل سے نئی ٹہنیان اور پتے زیادہ بڑھینگے۔ اور پھول پاڑ
لگینگے۔ اسکے جمع کرنے کا بھی وہی وقت ہے جو دیسی کپاس کا ہے یعنی اکتوبر سے جنوری تک
یقین ہے۔ کہ امریکہ کی کپاس ایسے مقامات مین بھی پیدا ہوگی جہان دیسی کپاس نمی کے سبب سے
سرسبز نہین ہوتی کیونکہ یہ نم ملکو مین خوب پیدا ہوتی ہے۔ اسلیے یقین ہے۔ کہ کپاس روہیلکھنڈ
اودھ اور بنارس کی قسمت مین جہان اسوقت کپاس بہت ہی کم پیدا ہوتی ہے بخوبی پیدا ہوگی۔
اگر روئی چن لینے کے بعد ڈنٹھل زمین سے نوانچہ چھوڑ کر کاٹ ڈالے جائین۔ اور کبھی کبھی سینچے جائین
تو آیندہ برسات کے موسم کے آنے تک دوسری اور پھر تیسری فصل حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر ایسا کیا جائے
تو ڈنٹھل کاٹنے کے بعد قطارونکے درمیان کھاد دینے اور دیسی ہل کے جوتنے سے زیادہ پیدا ہوگی
اب ہمکو ہاتھ پانو سے کام لینا چاہیے۔ نہ کہ پچھلی حالت پر۔ کذارین ہمارے ملک
کی روئی ولایت مین بہت کچھ جاتی ہے۔ اور روز بروز وہانکے بازارون مین اسکی خواہش پائی جاتی
ہے چنانچہ دسمبر ۱۸۸۳ء مین فقط بمبئی سے غیر ممالک کو ۶۶ لاکھ ۲۲ ہزار ۳ سو ۲۵ روپیہ کی
روئی روانہ ہوئی۔ اگر تمام سال کی غیر ملک کی روانگی کا نقشہ دیکھا جائے۔ تو بخوبی معلوم
ہوجاے۔ کہ روئی کی کیسی قدر و قیمت ہے پس جہانتک ہو سکے کم درجہ کی اجناس سے
کنارہ کرکے اسکی طرف ملتفت ہونا چاہیے

روئی کی آزمایش و قطعی نتیجہ و امتحان مین عمدگی روئی کی کاشت کی سفارش

سہارنپور و مسوری کے سرکاری باغ مین غیر ملکونسے لائی ہوئی اقسام کے تخمونکو بطور آزمایش

ہو گیا۔ تو اس مرتبہ نہایت کامیابی کے ساتھ نتیجہ مرتب ہوا یعنی نیو آرلنس کپاس کے تخم سے فی ایکڑ بحساب ۲ سو ۰ پونڈ۔ اور اپلینڈ جارجین کے تخم سے ۲ سو پونڈ۔ اور متفرق اقسام سے ایک سو ۰ پونڈ پیدا ہوئی۔ مگر یہ آخری قسم کی روئی اگرچہ بحساب فی ایکڑ دیگر اقسام سے بہت زیادہ پیدا ہوئی ہے مگر ناقص اور نا صاف ہے۔

یہ امر مسلم ہے کہ ہر ملک کی آب و ہوا دوسرے ملک کی چیزوں کے ناموافق ہوتی ہے۔ بہت سے غیر ممالک کے تخم و پودے ہندوستان میں خوب سرسبز و شاداب ہوئے مگر اکثر بسبب ناموافق آب و ہوا کے فوراً [illegible] گئے۔ اسلئے کہ یہاں کے لوگ اپنے دیسی طریقہ سے تو بودیتے ہیں مگر انکی [illegible] دوسرے [illegible] کے موافق نہیں کرتے۔ اگر ہمارے پچھلے پرچوں کے مضامین کو ملاحظہ کرکے [illegible] نقص واقع نہ ہوتا۔ اور ضرور کامیابی ہوتی۔

[illegible] کی اس روئی کی کانپور کے بازار میں بڑی تعریف و توصیف کیگئی اور [illegible] اس روئی کو بطور نمونہ ہاتھوں میں اٹھا اٹھا کر دیکھتے تھے۔ اور بسبب اپنی ملکی پیدا شدہ روئی [illegible] ہوتے تھے کہ بیشک یہ روئی امریکہ کی روئی سے کسی حالت میں کم نہیں۔ ٹھیکہ دار [illegible] اول مرتبہ تھا اسلئے جیسی چاہیے ویسی نگرانی نہیں ہوسکی۔ اگلے سال امید ہے [illegible] صفائی اور موٹائی بڑھ جائیگی۔ اس بیان کو تمام سوداگروں نے تسلیم کیا۔ [illegible] سوداگر مذکور سے کہا کہ آپ ضرور نگرانی وغیرہ کی درخواست مہتمم باغ سے کیجیے۔ مندرجہ ذیل [illegible] روئی کے تخم غیر ممالک سے لاکر اس باغ میں [illegible] بوئے گئے تھے۔

امپروو ریڈ	ایکلی میٹا ٹیفنڈو	لوتسی آنا
مصری	لوتسی آنا پیر ولیفک	گارڈ ہل
جارجین	ہیگن ھاٹ	سی آئیلینڈ
ٹانکین	اپلینڈ جارجین	نیو آرلنس
ٹرس سیٹون۔		

اس رپورٹ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا اقسام کی روئی سے

نیو آرلینس اور اپلینڈ جارجین نامی روئیون کی پیداوار اچھی ہوئی - یعنی قسم اول پیداوار بحساب فی ایکڑ آٹھ من ۱۰ سیر کے اور قسم دوم اپلینڈ جارجین ۷ من ۳۰ سیر بحساب فی ایکڑ پیدا ہوئی - اسی طرح بحساب آٹھ سیر فی روپیہ کے ۴۱ روپیہ ۴ آنہ کی - اور دوسری ۳۸ روپیہ ۱۲ آنہ ۰ کی پیداوار ہوئی - گو یہ منافع بمقابلہ اول درجہ کے اعلیٰ درجہ کا نہیں مگر تاہم اگر تمام بونے وغیرہ کا خرچ وضع کرکے دیکھا جاوے - تو فی ایکڑ زمین پر ۲۰ روپیہ خرچ ہوتا ہے اور ۲۱ روپیہ ۴ آنہ منافع قسم اول کا اور قسم دوم کا منافع بحساب ۱۸ روپیہ ۱۲ آنہ فی ایکڑ ہوتا ہے -

دیگر اقسام تمام واہیات اور خراب پیدا ہوئیں جنکا ذکر کرنا فضول معلوم ہوتا ہے لہٰذا آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی چاہے کہ عمدہ کپاس ہو تو بجز ان دونوں قسموں کے اور کسی قسم کے بونے کا ہرگز ہرگز قصد نہ کرے - ورنہ بجائے نفع کے نقصان اٹھانا پڑیگا -

Cultivation of Coffee کافی کی کاشت

پورے دو سو برس کا زمانہ گذرا کہ تخم جسکو انگریزی و ترکی میں کافی کہتے ہیں - دوران سیاحت ملک عرب سے ولایات ... وغیرہ کو روانہ ہوتی ہے اس کو تمود بوتے ہیں جمال الدین بن ... باشندہ ... واسطے سیاحت سیلون وغیرہ مقامات کے اس طرف آیا - تو اتفاقاً میسور کے مغرب ... میں بھی پہونچا اور مغربی گھاٹ کے شروع سلسلہ کو دیکھا - تو موقع پایا ... نے پہاڑون کو جنکی چوٹیان سطح دریا سے ۶ ہزار ۵ سو قدم تک بلند ہیں نہایت ... تر و تازہ پایا - اور یہ بھی معلوم کیا کہ یہان ماہ مارچ کے اخیر عشرہ سے ... برسات رہتا ہے - اور پہاڑ پر گھنے گھنے جنگلات نہایت سرسبز اور تر و تازہ رہتے ہیں ... مذکور نے یہ سرزمین کافی بونے کے لیے نہایت مناسب تصور کی - اور اپنے پاس سے وہانکے لوگونکو تخم دیئے - ... ترکیب بتلا دی جسکے بموجب وہانکے لوگون نے کافی کی کاشت کی ... میں ... ہونے لگے پھر یہانسے کافی کا تخم اور ... پودے ...

کافی کا بیان

اسکی زراعت کیطرف ہوگیا - اوائل مین دیسی لوگ اسکی زراعت اسی طریقہ سے کرتے تھے جس طریقہ
سے انکی زمین کے پہاڑون مین ہوتی تھی یعنی پہلے جنگل کو صاف کرکے ہر ایک لائن مین چار چار قدم
پر تین تین پودھے لگا کر زمین مین ایک لکڑی کی مینخ سے ۱۰-انچھ گہر سوراخ کرکے اسمین تخم ڈالدیکر
اوسکے اطراف کی مٹی بھر کر زمین کو سخت کردیتے تھے - اور سال بھر مین ایک بار اس باغ کے اندر
سے گھاس پھوس نکالدیتے تھے - غرضکہ اس طرح پر چوتھے یا پانچوین برس یہ درخت پھلنے لگتے تھے
جب سے انگریزون نے اس کی طرف توجہ کی تو اسکی ترقی بہت ہی عروج پر پہونچگئی انھون نے
ان پودھونکو جو تخم کے باغو مین گرنے سے ہوتے ہین وہانسے اٹھواکر دوسری جگہہ لگاکر
نئے باغات طیار کردیے - کافی کے پودھونکے لیے ہر سرے پر ۲۶-۳ قدم مربع زمین پر ایک ایک
یا ڈیڑھ ڈیڑھ قدم گہرا اسیقدر عریض وطویل گھودکر صاف اور بے کنکر کی مٹی بیچے سے کھودکر
جنوری یا اپریل مین بھر دیتے ہین - اور پھر پودھے اسمین لگا دیتے ہین - اور ایک سال مین تین
چار مرتبہ اس باغ کو گھانس پات کوڑے کباڑ سے صاف و پاک کردیتے ہین - اسوقت انکی ترکیبون
اور توجہ سے اس زراعت کی کچھ اور ہی کیفیت ہوگئی جو کبھی پہلے نہ تھی -
فی الحال صرف ایک ضلع کدوڑ مین تریسٹھہ ہزار ایکڑ زمین انگریزونکی زیر کاشت کافی ہے
اور ہمیشہ ولایت سے انگریز لوگ یہانپر آتے رہتے ہین - یہان آنیکا زیادہ تر یہ سبب معلوم ہوا
کہ دوسرے ملکومین کافی کی زمین سخت کرایہ پر ملتی ہے - اور یہان بہت کم کرایہ پر یعنی سیلون مین
ایک ایکڑ زمین کافی بونے کے لیے ۱۰۰ روپیہ کو ملتی ہے - اور نیلگری مین اس سے کسیقدر کم و بیش
پر - بمقابلہ وہانکے یہان گویا مفت درخواست کرنے پر سرکار سے سالانہ ایک روپیہ فی ایکڑ کرایہ کو
کافی بونے کے واسطے زمین ملتی ہے -
روزمرہ کے تجربات سے ثابت ہوگیا کہ کاشتکارونکے نفع بخش اس زمانہ مین کافی جیسی
دوسری کوئی زراعت نہین ہے - کافی کی کاشت مین فی ایکڑ پہلے سال ۲۳ روپیہ خرچہ پڑتا ہے
دوسرے تیسرے سال اٹھارہ اٹھارہ روپیہ صرف ہوتے ہین - تیسرے سال فی ایکڑ چار من

چوتھے سال آٹھ من پانچوین سال ۱۲ من قہوہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہ مقدار پیداوار نہایت ہی کم ہے۔ بعض بعض باغات مین ایک ایک ایکڑ زمین مین ۲۰ سے ۳۰ من تک قہوہ پیدا ہوتا ہے۔

اب یہانپر انگریزون نے کالی مرچ کی زراعت کرنی شروع کردی ہے۔ کیونکہ قہوہ بھی یہان سطح دریا سے ۴ ہزار قدم کے اوپر ہوتا ہے۔ اور سیاہ مرچ بھی۔ غالباً منافع ہوگا۔ لیکن ہماری راے مین اگر دار چینی اور بادام اور جائفل کے درخت کافی کے باغات مین سایہ کے واسطے لگائے جائین۔ تو زیادہ تر مفید ہے۔ اور کافی کے باغات دیسی لوگونکو زیادہ لگانے چاہئین کیونکہ اسکی خواہش دیگر ولایات مین بہت ہی ہو چلی ہے۔ اور اسوقت زیادہ منافع انہی کو ملتا ہے۔ اگر ہمارے دیسی بھائی اسکی طرف توجہ کرین۔ تو پھر انگریزون کیطرح ہم بھی خاطر خواہ نفع کیون نہ حاصل کرین۔

راقم۔ سید محمد حسن عرف مرشد پیران کافی پلنٹر۔

تجارت کے لیے ریلون کی ضرورت

بمبئی کی جماعتِ تجارت نے جو ایک درخواست واسطے توسیع سلسلۂ ریلوے کے سرکار ہند کیخدمت مین بھیجی تھی۔ اسکا بہت بڑا اثر پایا گیا۔ اسکی دیکھا دیکھی کلکتہ کی جماعت تجارت بھی ایک درخواست اسی مضمون کی دینے والی ہے۔ اب سُننے مین آیا کہ پارلیمنٹ انگلستان مین اس مسئلہ پر توجہ مبذول ہوئی ہے اور اسکی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی تجویز کی ہے۔

فی الواقع یہ مسئلہ نہایت غور طلب ہے۔ اگر ریلونکے سلسلون کی ترقی ہو جائیگی تو تجارت کو بہت بڑی مدد ملیگی۔ اور انکے ذریعہ سے غلہ وغیرہ کی برابر آمد و رفت ہو جائیگی۔ تو تمام ملک کو فائدہ پہونچیگا۔ اور یہ قباحتین نہ رہینگی۔ جو اسوقت مال و اسباب کو باربرداری کے سبب لاحق ہو رہی ہین۔ اگر اسوقت فقط حیدرآباد ہی کو دیکھا جاے۔ تو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ یہانکے بازارون مین اتنی گرانی کیون ہے۔ اور اضلاع مین اتنی ارزانی کی کیا وجہ ہے۔ مختصر یہی کہہ سکتا ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی مین ریلونکے سلسلے نہین۔ جو اضلاع سے اشیا

خریدکر حیدرآباد مین لاکر فروخت کیجائین۔

[illegible] کے سلسلہ کو وسعت دیجائیگی تو یقینًا زراعت و تجارت کو بہت بڑی ترقی ہوئی [illegible] کا مقام ہے۔ کہ [illegible] مین فقط ایک ہزار گیہون کا ہندوستان سے یورپ کو گیا تھا [illegible] ۵ [illegible] (اسکا پیمانہ ہوتا ہے) تک نوبت پہونچی۔ باوجود اس قلت باربرداری کے [illegible] مین [illegible] کروڑ [illegible] لاکھ سے زیادہ اسکی تجارت بڑھگئی ہے۔ ممالک متحدہ سے سالانہ آٹھ کروڑ بشل سے زیادہ گیہون باہر جاتا ہے۔ اسمین ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ ہندوستان [illegible] کے کسانون کیسے اسباب و آلات نہین۔ اسپر بھی [illegible] کے گیہون [illegible] کے گیہون بھیجنگے۔ ہندوستان مین فقط ۱۰ ہزار میل ریل ہے [illegible] ۲۵ [illegible] سے بارہ گنی ریل کی سڑک تیار ہے پانچ کروڑ آدمیون [illegible] کاشتکارون [illegible] باربرداری وغیرہ کے گورنمنٹ بہم پہونچادے۔ تو [illegible] بڑی ترقی تجارت و زراعت کو ہوسکتی ہے۔

برٹش گورنمنٹ کا کاشتکارون پر رحم

[illegible] سے گورنمنٹ انگریزی کو بیچارے مصیبت زدہ مظلوم کاشتکارون کی حالت زار معلوم ہوئی کہ [illegible] زندگی بسر کرنیکا شکستہ جہاز بنیون کے بیرحم اور ناپاک دریا کے بھنور اور تنزل و تباہی کی دلدل مین [illegible] رہا ہے اسکے سننے ہی ایک [illegible] تیار کیا جسکی رو سے زراعت پیشہ لوگونکو روپیہ بطور قرضہ کے [illegible] نہایت ہی قلیل سود پر (جو کاشتکارون کو ناگوار نہ ہوگا) دیا کریگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ [illegible] زراعت کے متعلق اغراض پورا کرنے کے لیئے قرض لیا جاوے۔ نہ کہ خانگی اور زیبائشی ضروریات کے واسطے۔

بیشک اس بل کی رو سے [illegible] مفصلات مین صادر [illegible] کیا تو اس سے بڑھکر کاشتکارونکی بہبودی [illegible] کوئی صورت نہ ہوگی۔ [illegible]

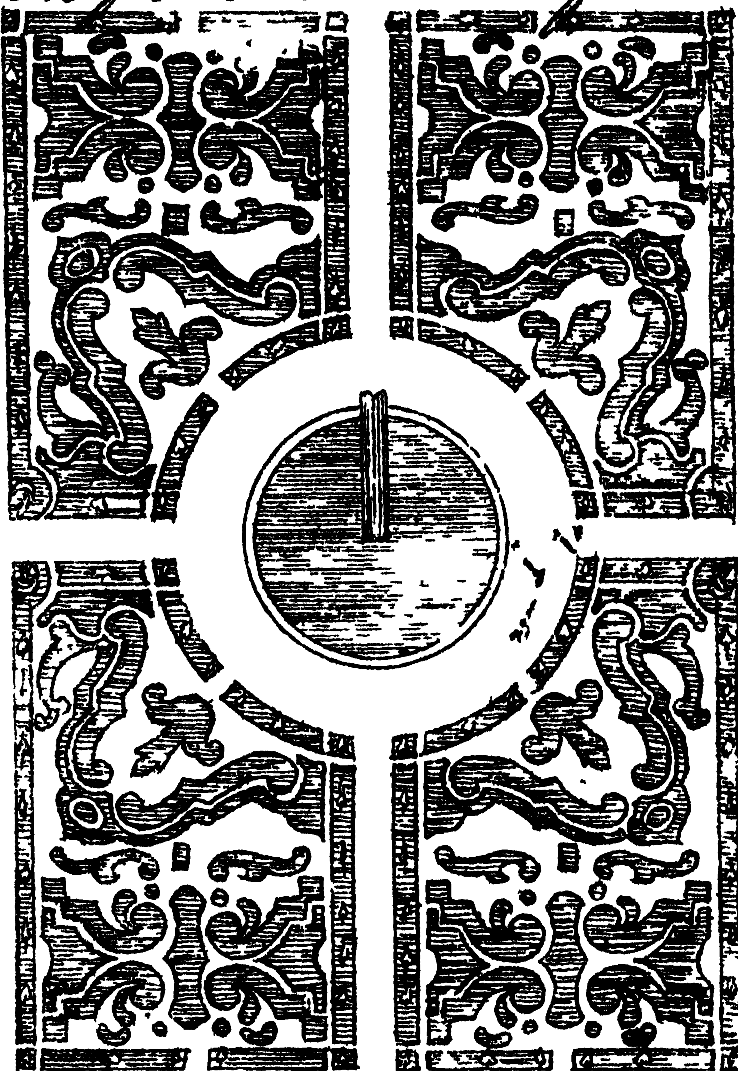
رپورٹ سرکاری باغ سہارنپور

گورنمنٹ کے سہارنپوری باغ کی رپورٹ سے دریافت ہوتا ہے - کہ اس مرتبہ بڑی کامیابی اس باغ کے اشجار و اثمار سے حاصل ہوئی جسقدر پودے وغیرہ اسمین لگائے گئے - اگر انکی فہرست ٹھیک ٹھیک لکھکر گذشتہ سالونسے مقابلہ کیا جاے تو بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ اس باغ نے تھوڑے ہی عرصہ مین بڑی بھاری ترقی کی ہے - کیونکہ گذشتہ سالون مین بسبب خراب ہوجانے اثمار کے جسقدر کم بکری ہوئی تھی اسیقدر امسال بسبب عمدگی اثمار کے زیادہ بکری سے کافی رقم ہاتھ آئی حالانکہ اس سال مین غیر ممالک سے ہزارون قسم کے پودے جنکی سرسبزی اور شادابی [illegible] تک اور ریتلی زمین پر منحصر ہے - اور جو انکی پھول پھل سے علاقہ [illegible] باغ کی ترقی کے [illegible] گئے - بلکہ اور سیکڑون طرح کے تخم (جنکے پودے مویشی کے [illegible] نہایت مفید ہین) [illegible] بوئے گئے اگر یہ درخت یہان پیدا ہوجائین - تو مویشی کے لیے مفید اور کاشتکار کو جسقدر [illegible] ہین - [illegible] مویشی کے گوبر مین ایک اعلی درجہ کی کھاد کی قوت پیدا ہوجاتی ہے - اس گوبر کو اگر کیسی ہی بنجر اور خراب زمین مین ڈالکر پھر کوئی چیز بوئی جاے - تو فصل بخوبی پیدا ہوگی - اور آیندہ کے [illegible] زمین قابل زراعت ہوجائیگی -

بعض یوروپین کاشتکار مویشی کو [illegible] کھلاتے ہین اور انکا [illegible] ہین -
انکا بیان ہے - کہ مٹر بیلون وغیرہ کو بہت [illegible] بجاے گوشت کے ہے -
یہ بات تجربہ مین آچکی - کہ جیسے آدمی کو [illegible] گوشت [illegible] دنون تک گوشت نہ دیا جاے تو اسکی خوراک روز بروز کم ہونے لگے گی - [illegible] مویشی کو نمک [illegible] وغیرہ وغیرہ کا بھوسہ نہ کھلایا جاے تو [illegible] چارہ نہین کھاینگے -

(ایڈیٹر) سرکار انگریزی کے باغات کی تو یہ کیفیت ہے - اور سرکار نظام کی یہ حالت ہے کہ باغات کے اخراجات اور تنخواہ ملازمین مین ہزارون روپیہ [illegible] کچھ بھی نہین -

[illegible]



A Beautiful Plan

خوش وضع خوشنما پھولباغ کا نقشہ

یہ پھولباغ کا نقشہ اسلیے لکھا گیا ہے۔ کہ عنقریب برسات کا موسم آنیوالا ہے۔ شوقین لوگ اگر کوئی باغ لگائیں۔ تو اس روش پر اسکا التزام کریں —

باغات اور کھیتون کی مینڈونپر درخت لگانیکا فائدہ

ہندوستان باغات کے احاطہ کی ڈولونپر یا دیوارونکے باہر کیطرف درخت حفاظت کے لیے لگائے جاتے ہین بعض مقامات پر شیشم جمویا وغیرہ چوبینہ کے درخت اندر کیجانب لگاتے ہین - اور ایک مدت تک اُنکی حفاظت اور پرورش مین بہت کچھہ توجہ کیجاتی ہے ہمارے نزدیک ایسے درختونکو خاص خاص موقعونپر لگانا چاہیے - اور باغات کے گرد چھالیہ و سپاری اور ناریل کے پودے نصب کرنے مناسب ہین - انکے لیے سخت محنت اور حفاظت بھی درکار نہین - اور یہ پودے زیادہ قیمتی بھی نہین - کہ کوئی خرید نہ سکے - ہان البتہ اضلاع شمال و مغرب ہند اور پنجاب مین کمیاب ہین - اگر باغات مین لگانیکا قاعدہ جاری ہوجائیگا - تو پھر بہت لوگ اس قسم کے پودے لاکر فروخت کرکے فائدہ حاصل کرنے لگینگے - فی الحال جو صاحب اس قسم کے ننھے پودے اپنے ہان لگانا چاہین - تو ہم بخوشی اُنکے پاس بھیجا سکتے ہین -

کھیتون کی مینڈونکے دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے - کہ ایسی مینڈونپر یہ درخت بخوبی ہوسکتے ہین - چونکہ یہ لنبے درخت ہوتے ہین - اسلیے کھیت کی ہوا کو بھی نہ روکینگے اور نہ بونے جوتنے مین ہارج ہونگے - چوتھے یا پانچوین سال ان درختون کی فصل پیدا ہونے لگیگی - اور مالک کو نہایت نفع بخش ہوگی -

پس اپنے کھیتون اور باغون کو ایسے ضروری اور بیشقیمت درختون سے محروم رکھنا سخت کاہلی اور نادانی ہے - جہانتک ہوسکے ایسے پودے لگاکر باغات کی رونق کو بڑھانا اور فائدہ اُٹھانا چاہیے -

گدھون کی معرفت پہاڑونپر درختونکا بونا

نباتات دو قسم کے ہوتے ہین - ایک شجر دوسرا نجم - شجر وہ ہے کہ اسکو پیڑ

ہوتی ہے یعنی دُم والا اور ڈالی جیساکہ حیوان کلان مثل فیل وشتر واسپ - اور تخم وہ چیز ہے کہ باعتبار شجر کے پیڑ نہیں کہتا مثلاً خرگوش و بلی و چوہا و چھچوندر وغیرہم - شجر پایدار ہے اور تخم بہ نسبت اسکے کم قیام بس سب جتنے درخت گڈہے اور جڑون کی معرفت سے ہوتے ہین وہ کل تخم مین شریک ہین بالاختصار گڈہے والے درخت بھی تخم ہی ہین مخفی نہ ہو کہ گڈہا لفظ دکھنی اور اسم جنس ہے جسکے کئی نوع ہین - اسکو ہندی مین جڑ کہتے ہین مگر کوئی خاص لغت اردو مین نہین ملا -

گڈہے کی تعریف یہ ہے - کہ اسمین گودا یعنی مغز ہوتا ہے جسکو تخم سمجھنا چاہیے - مگر یہ کلیہ تمام گڈہونپر صحیح نہین ہو سکتا اسکا بیان پھر کسی موقع پر کیا جائیگا - اسکے اتنے نوع ہین کہ انحصار بہت دشوار ہے علی الخصوص جبسے انگریزون نے ہندوستان مین قدم مارا ہے گڈہونکو دور دور جزائر سے لاکر یہان پھیلا دیا ہے - اکثر انمین دو قسم کے ہین - ایک سکے پتے خوشرنگ خوشنما ہین - اور دوسرے کے پھول مگر پتے والے درخت بہ نسبت تعداد پھولونکے درخت کے زیادہ ہین - انکا بونا اور طیاری زیادہ محنت کی نہین ہے صرف میٹھا پانی کافی ہے - اور مصالحہ مین سے کوئی مصالحہ موافق مزاج نہین مگر گھوڑے کی خشک لید - ڈیلیا البتہ نہایت عمدہ درخت ہے اسمین سے رنگارنگ کے پھول نکلتے ہین - اور یے اسقدر خوشرنگ و خوش تراش ہین کہ کوئی پھول اُسپر خوشنمائی مین غالب نہین - مگر اسمین بو نہین ہے - اسکو اول بارش مین بو دیتے ہین - فنڈل اسکے مزاج کے ساتھہ موافقت کرتا ہے - جب یہ درخت شباب کے قریب پہونچے - تو چاہیے کہ اسکے گڈہے کے اطراف کی مٹی اکریدکر نکالکر کوئلہ کو ٹکر بھر دین - اور نکالی ہوئی مٹی کوئلے پر ڈالکر پانی سینچین یہ عمل ہونے کے آٹھہ سات روز بعد کلیان آئینگی - اور پھول ہونگے - اگر یہ مصالحہ نہ دیا جائیگا تو ہرگز کلی نہ نکلیگی - اور درخت ضعیف ہو جائیگا - اسکے درخت مین سے دو قسم کے پھول نکالنے کی یہ ترکیب ہے - کہ دو رنگ کے درخت کے گڈہے جو آپسمین برابر ہون مستطیل تراشتے ہین - اور ایک دوسرے کے ٹکڑے کے ساتھہ جاکر کچے تاگے یا سن سے باندھکر ایکسان چھوڑ دیتے ہین - اور پھر برسات مین زمین مین رکھکر وہی پرداخت کرتے ہین - جو پترا سنہرے گڈہونکے درخت نکالنے مین کرنا چاہیے - جب اسمین کر

پھول نکلتے ہیں تو دو رنگے۔ ایک شاخ میں سے جس رنگ کا پھول نکلا ہے دوسری شاخ میں سے
وہ نہ نکلیگا۔ بلکہ اَور رنگ کا نکلیگا۔ جسکے دیکھنے سے شوقین لوگ بہت متحیر رہتے ہیں۔

ڈیلیے کے درخت کو پست کر دینے کا یہ طریق ہے کہ جس وقت برستے میں درخت کی باریک باریک ٹہنیاں [illegible] نکلتی ہیں تو [illegible] ہوا اُسکے مسامات [illegible] نفوذ کر [illegible] زمین میں جو اُسکی کاشت کی [illegible] بعد وہ جڑ جاتی [illegible] اُس سے پھر جو نکلیگا تو کلی ہی نکلیگی نہ پتا [illegible] جب درخت [illegible] ورنہ کھونٹے درخت کی کونپل یا ٹہنی نکالتی [illegible]

[illegible] کہ اس درخت [illegible] کو کسی جگہہ سے حسب ضرورت چاقو سے [illegible] کی جڑ [illegible] کہ اُس سوراخ میں خلاے درخت ڈیلیا کے [illegible] پھٹ [illegible] بارش کے وقت کیا جاوے تو کم خطا ہوگی عشق پیچہ [illegible] بیل [illegible] میں سے بالیدہ ہوکر درخت کو لپٹ جاتی ہے [illegible] درخت پر [illegible] مجھسے ایک باغبان نے کہا تھا کہ ڈیلیہ کے [illegible] تخم لال مٹی کے ساتھہ ڈالدین تو اسمین سے درخت [illegible] شاید یہ اسکا قیاسی عمل تھا [illegible] اسباب [illegible] جو مجھہ سے نہ ہوسکا۔

[illegible] کے پتے [illegible] سے ہوتے ہیں۔ اور یے آمد آمد بارش کی مخبر [illegible] علامت بارش کی نہ ہو۔ مگر ہمین نہ معلوم خداوند تعالی نے کیا چیز ڈالدی ہے۔ وہ [illegible] لتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ برسات کا موسم آچکا۔ مین سمجھتا ہون کہ یے بالکل پانی ہی سے علاقہ رکھتے ہین۔ اور جتنے درخت تخمی یا قلمی کو زیادہ پانی دین تو خراب ہو جاتے ہین۔ مگر گڈ ہو نکے درخت زیادہ پانی ملنے سے زیادہ پھولتے پھلتے ہین بس رُت کے بدلنے سے انکے سب اجزاے جسمی ہین مادہ نمی پیدا ہوتا ہے۔ اور کونپل لاتے ہین۔

جبتک مطلوب ہوا چلتی رہتی ہے تو یے بہار پر رہتے ہین۔ جہان ہوا مین خشکی پیش آیا کہ یے خشک ہو گئے جن لوگونکو گلکاری کا زیادہ ذوق ہوتا ہے۔ وہ گڈہے زمین مین سے نکالکر دہوتے اور ایک ٹھنڈی جگہہ ریتلی مین رکھتے ہین۔ تاکہ اگلے سال پھر آنے کام لین۔ گڈہونکے درختونمین پہل کم ہوتے ہین مگر انکے بیج وہی ہین جو گڈہے سکے اطراف لگے ہوتے ہین۔ اور یے بڑی کثرت سے ہوتے ہین کہ خداوند تعالی کی یہ بہی ایک عمدہ حکمت بالغہ ہے۔ کہ ہمارے لیے ایک مخزن زمین مین چھپا کر رکھتا ہے جسپر کسی مدعی کا قبضہ نہین پڑتا۔ اور ہم سدرمق کرتے ہین۔ چنانچہ مینے بنگلور کے مضافات مین آلو کی کاشتکاری دیکھی ہے کہ یہ زراعت نہایت عمدہ اور زرخیز ہے۔ اسکی کاشت زیادہ مشقت نہین لیتی۔ تیسرے چوتھے مہینے فصل طیار ہو جاتی ہے۔

گڈہے سکے درختونسے تخم بہی ملتے ہین اور انسے زراعت ہوتی ہے مثلاً مولی گاجر شلجم وغیرہ ترکاریان۔ فائدہ مینے جن درختونکا اوپر ذکر کیا ہے۔ وہ فقط چمنی یعنی خوشنمائی کی صلاحیت رکھتے ہین۔ اور کسی قسم کا فائدہ نہین دیتے۔ اور انکا مولد صرف گڈہون ہی سے ہوتا ہے نہ تخم سے گاجر مولی چقندر وغیرہ کارآمد ترکاریون کا بونا عموماً معلوم ہے۔ لہذا تصریح اسکی نظرانداز ہوئی

راقم۔ سید محمد عبدالقادر سقاف تخلص مہر معتمد نواب امیر کبیر خورشید جاہ بہادر

کھات کے لیے نمک اور سرکار انگریزی کی ناانصافی

یہ امر سمجھہ مین نہین آتا کہ جب گورنمنٹ انگریزی زراعت کو ترقی دینے کے بارہ مین ساعی ہے تو پہر دیسی کاشتکارونکو نمک کھات کے لیے فی ٹن ۴۰ روپیہ پر۔ اور یوروپین کو ساڑہے سات روپیہ کیون فروخت کرتی ہے۔ انصاف اسی کا مقتضی ہے کہ نمک کا نرخ کم کر دیا جاے۔ تاکہ دیسی لوگ بھی اپنے کھیتون مین نمک سے بنایا ہوا کھات استعمال کرین۔ اسوقت ہم جبکہ کھات کے ضمن مین نمک کا بیان کرینگے۔ تو بیشک ناظرین "سونے سے گہڑاون مہنگی" والی مثل زبان پر لائینگے پس اس بارہ مین دیسی لوگونکو اتفاق کرکے کمی قیمت کے لیے سرکار مین درخواست دینی چاہیے۔

کھات اور مرکبات کھات کا بیان

مویشی کی اجابت کا کھات نمکین کھات معدنی کھات - دھات کا کھات نباتات اور دیگر مختلف اقسام کا کھات

Manures and Compost

زمین میں کھات ڈالنے کے کیا معنی ہیں ؟ کسان لوگ مندرجہ ذیل اشیا یعنی گوبر مینگنیان میلہ چرند و پرند خصوصاً میلہ انسان کو ایک جگہہ جمع کرتے ہیں اس جگہہ کو کوڑی بولتے ہیں اور جب یہ چیزین زمین مین استعمال کیجاتی ہین - اور زمین مین پھیلا کر جوتا جاتا ہے اسکو زمین مین کھات ڈالنا کہتے ہین - ملک چین کے کاشتکار نہایت کفایت شعاری کے ساتھہ کھیت مین کھات اس طریقہ پر ڈالتے ہین کہ جہان گیہون بعد بونے کے پودھے اُگتے ہین تو ہر ایک پودھے کی جڑ مین یا اگر کسی جگہہ کوئی درخت ہون تو اُسکے گرد ایک حلقہ بناکر تھوڑی سی جگہہ مین کھات ڈالتے ہین اور پہاڑی کسان مویشی کے گوبر کو اپنے گیہون اور جو کی فصلون مین برف گلجانے کے بعد اپنے ہاتھون سے استعمال کرتے ہین - کیونکہ اس طرح پر کھات ڈالنے سے فصل ہرنون خرگوشون وغیرہ چرند پرند کی غارتگری سے بخوبی بچ جاتی ہے - بلکہ یہانتک نوبت پہونچتی ہے - کہ اگر کھات گیہون کے پودھون کی جڑ ونکے ساتھہ ملایا جاوے تو ایسے ایسے چرند بباعث بدبو کے کھیت مین گھسنے نہین پاتے مگر کھات بعد ایک ہی بارش کے گل جاتا ہے تو بعد گلجانے کے مائع کھات پودھون کی جڑ ونمین پہونچکر بہت جلد اُنکو سرسبز اور شاداب کردیتا ہے - اگر موسم صاف اور سورج کی تیزی ہو - تو اُنمین یا کھیت سے باہر نکل آتا ہے - مگر اسکو گیہون اور جو کے پتے جذب کرلیتے ہین جسکے باعث فصل خاطرخواہ حاصل ہوتی ہے -

کیا اس قسم کے کھات اور بھی ہوتے ہین ؟ پورٹیبل کھات اسکا ایک جزو ہے -

بیان کرو کہ پورٹیبل کھات کو فارم یارڈ (یا کوڑی کے کھات) پر کیا فضیلت ہے ؟

یہ کھات کسان کے حق مین نہایت مفید ہے - اور کسی غیر ملک یا دور دراز جزیرہ سے منگایا جاوے تو جہازون اور ریل پر بخوبی آسکتا ہے -

کیا ہندوستان مین بھی اس قسم کے کھات ہو سکتے ہین؟ اگر ہو سکتے ہین تو اُنکے نام مفصل بیان کرو؟
کوئی ملک سوفت آفتاب کے نیچے ایسا نہین جسمین ہندوستان کی مانند قیمتی مختلف اقسام کے کھات ہوتے ہون۔ مگر زمیندارون اور کاشتکارون کی بدقسمتی سے گذشتہ منحوس گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی نے تمام نمکین اشیاء پر اسقدر سختی سے محصول لگا دیا کہ کسانون کی مقدور اور حیثیت سے اُسکا استعمال مین لانا باہر ہوگیا۔

پوٹیبل کھات (یعنی آسان فوراً ہاتھون سے پہنچانے والا کھات) مندرجہ ذیل ملاحظہ کرو۔

(۱) کلورائیڈ آف سوڈیم یعنی مرکب نمک (۲) سلفیٹ آف سوڈا یعنی نمکین مرکب کھات سجی وغیرہ کا (۳) نائٹریٹ آف سوڈا (۴) کاربونٹ آف سوڈا یعنی اصل کوئلہ اور سوڈے کا مرکب۔ (۵) نائیٹریٹ آف پوٹاس یعنی کانی ہڈیان کانی چونے کا جلنے والا ست اور جلے ہوئے چونے کا پتھر۔ سفید مٹی جو دوائی مین پڑتی ہے چونے کے پتھر کی معمولی چونہ کے چھوٹے چھوٹے پتھر یعنی کنکر (۶) دھات کا (۷) سلفیٹ آف لائم مرکب چونہ (۸) سلفیٹ آف امونیا یعنی کھپکری اور سجی اور مرکب لوہا۔ یہ تمام پوٹیبل کھات کہلاتے ہین۔

کیا عام نمک بھی پوٹیبل کھات مین شامل ہے یا نہین؟ اگر ہے تو ثابت کرو!

تمام چرند و پرند اور خاصکر آدمی کے خون مین کسیقدر نمک شامل ہوتا ہے۔ جو بذریعہ خوراک وغیرہ کے خون مین ملجاتا ہے۔ بلکہ صحت اور تندرستی کا ایک ضروری جزو ہے۔ اسلیے ثابت ہوا کہ پودھونکو بھی نمک ایک خاص قسم کی قوت بخشتا ہے۔ اور اسکا استعمال کھیتی بلا [illegible] ضروری ہے خصوصاً گاجر مولی شلجم آلو ہر قسم کی ترکاریون گوبی کرم کلا وغیرہ مین۔ اگر [illegible] گیہون جو جوار باجرہ مکی وغیرہ مین استعمال کیا جاوے۔ تو یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ نمک سے اناج کا وزن بھاری ہو جاتا ہے۔ اور [illegible] کا اگر زمین پر ڈالا جاوے تو وہ [illegible] پودہ ہونیکے بڑھانے اور سرسبز کرنیکی ہی قوت بخشتا ہے۔ راقم۔ محمد ہدایت اللہ۔

[illegible]

گول مرچ بونے کی ترکیب

Black Pepper

گول مرچ کو سیاہ مرچ بھی کہتے ہین - اسکا استعمال حکما کے نزدیک نہایت خوب ہے - اسکی بونے کی ترکیب یہ ہے - کہ اول لب دریا کوئی قطعہ زمین کا تلاش کیا جاے - مگر شرط یہ ہے کہ زیادہ پانی آجانیسے ڈوب بھی نہ سکے - پھر اس زمین کو گیہون کے موافق طیار کرین - اور خوب ڈھیلے توڑکر مٹی کو باریک کردین - جب زمین طیار ہو جائے - تو ڈیڑھ ڈیڑھ فیٹ کی ایک ایک گول مرچ کی شاخونکو چھ چھ فیٹ کے فاصلہ سے بودین - اور بانس یا اور کسی درخت کی مضبوط لکڑی جو دس بارہ فیٹ لمبی ہو گول مرچ کے درخت کے قریب بو دین یا گاڑین تاکہ جلد بڑھ جاوے اور اسکی جڑ زمین مین مضبوط گاڑنا چاہیے - تب اسپر گول مرچ کی لتونکو چڑہادین - اور چوتھے سال کی شروع برسات مین ان لتون کو درخت یا بانس یا لکڑی کے اوپر سے باحتیاط چھوڑاکر نیچے لاوین اور لتون کی شاخونکو دو تین شاخ باقی رکھکر بالکل جڑ کے نزدیک سے تراش ڈالین - پھر ان دو تین لتونکو جو باقی رہی ہین اسکے اوپر کی شاخ باہر رکھکر دوسری جگہہ جڑ کے قریب ایک خندق کھود کر بودین اور اسکی شاخون کو اسی ترکیب سے پھر چڑہادین - تو چوتھے سال ان درختون مین خوب مرچین لگینگی - اور جب درخت مین مرچین خوب پھلکر سرخ ہون تو مرچونکو توڑلین - اور کوئی چٹائی بچھاکر اسپر سکھلادین - اور ان درختونکی جڑونکو ہمیشہ گھاس کباڑ سے صاف رکھین -

جو صاحب اسکو بونا چاہین - تخم ہم باخذ قیمت بخوشی بھجوا سکتے ہین -

آسام مین درختونپر ٹکس

آسام کے جنگلات کے قانون کی رو سے وہانکے درختونپر ٹکس لگنے والا ہے جسکی باعث وہانکے لوگ چیف کمشنر سے سخت ناراض ہین - اور عنقریب گورنمنٹ ہند سے درخواست کرنے والے ہین -

Chemistry کمسٹری Chemistry

بقیہ مضمون نمبر اول

کیمیاگرون نے ثابت کیا ہے کہ روشنی اور نور دو مختلف و جدا اشیا ہین۔ مگر ان دونون مین ایسا ربط ہوگیا ہے۔ کہ دونون عموماً ایک ہی خیال کیجاتی ہین۔ مگر اہل کیمیا نے انمین کثیف اور لطیف کا بڑا بھاری فرق قائم کیا ہے جس چمک مین اجزاے کثیف کا تصرف ہوتا ہے اسکو روشنی کہتے ہین۔ اور جب تابش مین صفائی اور ضیاے پاک محسوس ہوتی ہے اسے نور خیال کرتے ہین مثلاً بتی اور چولھے یا تنور کا شعلہ بسبب دخل کثافت کے روشنی کہلاتا ہے۔ اور آفتاب کا عکس بوجہ اپنی لطافت ذاتی کے نور سمجھا جاتا ہے۔ نور کا خاصہ ہے۔ کہ اپنے مرکز سے ہمیشہ خط مستقیم پر نکلتا ہے۔ اسلیے اس خط کو کرن یا شعاع نور کہتے ہین۔ اور جب نور شیشۂ اسطوانہ مثلثی مین سے گذرتا ہے تو وہ ایک خط سے سات خطوط پر بٹ جاتا ہے۔ اور وہ ساتون خط سات رنگ مختلف بنفشی نیلا۔ آسمانی۔ سبز۔ زرد۔ نارنجی۔ سرخ کو ظاہر کرتے ہین۔ اور انمین طرفہ یہ ہے۔ کہ یہ ساتون رنگ اگرچہ ایک ہی رنگ نورانی کی جز ہین۔ اور جس طرح دیکھنے مین علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتے ہین ویسے ہی خاصیتین بھی جدا جدا رکھتے ہین۔ مگر انمین سے سرخ رنگ گرم اور آسمانی سرد ہے اسی طرح ہر ایک رنگ کی خاصیت جدا جدا ہے۔ ہر چند نور اور روشنی قدرت خدا ہے مگر اسکے سبب سے انسان تندرست اور برگ و اشجار وغیرہ سرسبز رہتے ہین۔ فرض کرو اگر آفتاب کا نور نہ ہوتا۔ تو انسان کی صحت اور پودھون کی نشو و نمائی مین ہمیشہ خلل رہتا۔ اور یہ جو آفتاب کے نور سے دن کی روشنی اور چاند کے نور سے رات کا اجالا متصور لیا جاتا ہے یہ بھی صحیح ہے۔ اور انکے اور بھی بیشمار فوائد متصور ہین۔ اور انکی ضرورت اور احتیاج کا حال اس کارروائی سے بخوبی روشن ہوتا ہے۔ اور آفتاب جو مدام طلوع ہوتا ہے اور اسکے نور مین زوال اور نقصان کبھی بھی دخل نہین پاتا۔ اور اسکا نور روشن ہر ضرورت کے لیے کافی و وافی ہے اسلیے کسی حکیم اور اہل کیمیا نے دن کی روشنی کی بابت کچھ فکر نہین کی۔ اور یہ جو چاند کی روشنی

گھٹتی رہتی ہے۔ اور اسکی روشنی و تابش کافی بھی نہیں ہے۔ اسلیے اہل حکمت و ارباب کیمیا نے رات کی روشنی کے لیے چراغ بتی لیمپ وغیرہ وغیرہ بنا کر مصنوعی روشنی ایجاد کیں کیونکہ اگر ضرورت نہ ہوتی تو کون اس روشنی کے سرانجام کی پرواہ کرتا۔ علاوہ چراغ بتی کے اقسام اقسام کے سہل الحصول روشنی کے سامان اہل کیمیا نے مہیا کر دیئے ہیں جیسا کہ سیپ اور گندھک ملانے سے ایک عجیب قسم کی بے دود روشنی عیاں ہوتی ہے اور آگ کے شعلہ کی حرارت بھی ٹھنڈی رہتی ہے۔ بعد نور اور روشنی کے حرارت کا درجہ ہے۔ اور یہ بھی نہایت کار آمد چیز ہے۔ اور حرارت کا خاصہ ہے۔ کہ جسم منجمد کے اجزائے باریک میں تفرقہ کر کے اسکو منتشر کر دیتی ہے۔ مندرجہ ذیل ثبوت ملاحظہ کیجیے ایک لوہے کی سیخ کو کسی دیوار میں ٹھوکو اور اس روزن میں سیخ کو رواں کر کے آگ میں رکھدو۔ جب اسپر حرارت کا اثر بخوبی ہو جائے تو پھر آگ سے نکالکر اسی سوراخ میں ڈالو جسمیں یہی سیخ چلائی تھی۔ اب یہ میں کڑی ہو کر بھی ہرگز نہ جا سکیگی۔ تو اس سے صاف معلوم ہوا۔ کہ حرارت نے اسکے اجزا کو پھیلا دیا۔ ورنہ وہی سیخ ہے اور وہی وزن پھر آپ ہی انصاف کیجیے۔ کہ رکاوٹ کا کیا باعث ہے۔ اسی طرح اور بہت سے ثبوت ہیں۔ مگر یہ بات ضرور ہے۔ کہ کوئی جسم حرارت کے زیادہ اثر سے پگھلتا اور رقیق ہوتا ہے۔ اور کوئی ذراسی ہی گرمی سے پھول جاتا اور رقیق ہو جاتا ہے مثلاً پانی زیادہ آنچ مانگتا ہے۔ اور پارہ صرف ہاتھ ہی کی گرمی سے پھول جاتا ہے۔ حرارت کی یہ عمدہ تاثیر ہے۔ کہ جس چیز پر وہ اپنا اثر کرتی ہے اسکو فوراً ہلکا کر دیتی ہے۔ اور یہ دستور ہے کہ ہلکی چیز ہمیشہ اوپر چڑھ جاتی ہے اسی وجہ سے ہوا ... کے اثر سے گرم و ہلکی ہو جاتی ہے تو اوپر چڑھ جاتی ہے۔ اور فوراً اوپر کی ٹھنڈی ہوا کو اپنے قائم مقام کھینچ دیتی ہے۔ اسی حکمت سے حوالی زمین کی ہوا اکثر معتدل رہتی ہے۔ اگر خدانخواستہ ہوا حوالی زمین کے اثر سے موسم گرما یا تاثیر آتش و دھوپ وغیرہ سے گرم ہو کر پڑی رہتی تو اہالی کو نہ چھوڑتی۔ تو فرمائیے پھر آرام کی کون شکل تھی۔

حرارت کا یہ خاصہ ہے۔ کہ وہ ٹھنڈی چیز کو بھی گرم کر کے اپنے برابر کر لینا چاہتی ہے جب جاڑے کے موسم میں سنگ مرمر پر ہاتھ رکھو تو وہ ٹھنڈا سا معلوم ہوتا ہے اسکا باعث یہ ہے کہ ہاتھ کی گرمی نکلکر سنگ مرمر کو اپنی برابر کرنا چاہتی ہے۔ اور اگر کچھ دیر تک اسپر ہاتھ رکھے رہو۔ تو واقعی تابدو۔

بتھر یکسان ہوجاتا ہے، اور پھر یہ بھی تحقیق معلوم نہین ہوتا۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ کہ آیا تھرمامیٹر کی گرمی اُسے اپنے رنگ کی وجہ سے آتی ہے اور یہ بھی تحقیق ہے کہ کالے رنگ کی اشیا سے گرمی بہ نسبت دیگر اشیا کے بہت زیادہ نکلتی ہے۔ اور اُس سے کم ... اور اُس سے کم سفید رنگ سے اور سب سے کم چمکدار فلزات سے نکلتی ہے چنانچہ ثبوت اسکا یہ ہے۔ کہ ٹین کا ایک مربع برتن بناؤ۔ اور اُسکی ایک طرف کو کالا کرو۔ اور دوسری طرف کو سفید کاغذ چپکا دو۔ اور تیسری طرف شیشہ لگا دو۔ اور چوتھی طرف خالص ٹین ہی رہنے دو۔ اور اسمین گرم پانی بھر کے اسکا مُنھ بند کر دو۔ اور تھرمامیٹر لاکر پاس رکھو پہلے ٹین کے رُخ سے اُسے ملاؤ تو تھرمامیٹر مین سے پارہ کچھ اُتر کر نیچے آجائیگا پھر شیشے کی طرف پھیرو تو پارہ کسیقدر چڑھ جائیگا۔ پھر تھرمامیٹر کو سفید کاغذ کی جانب پھیرو تو پارہ اُس سے بھی کچھ زیادہ اونچا ہو جائیگا۔ پھر کالے رُخ سے ملاؤ۔ تو سب سے زیادہ پارہ چڑھ جائیگا۔ باقی آئندہ

راقم محمد ہدایت اللہ

زراعتی ترقی کے سامان

چند روز پیشتر اہالیان گورنمنٹ بنگال کی طرف سے چند طالب العلم فن کاشت سیکھنے کیلیے ولایت کو روانہ کیے گئے تھے۔ ایسے ہی لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے بھی اپنے سرشتہ زراعت و تجارت کے ڈائرکٹر کی سفارش سے پنڈت سری لال صاحب سکرٹری کی تجویز ایگریکلچرل سوسائٹی کو سیرن سسٹر کی رایل ایگریکلچرل کالج کو روانہ کرنے کا بندوبست کیا ہے۔ اور سرکار سے ۳ ہزار روپیہ کی منظوری انکے اخراجات کے لیے ہوئی ہے۔ خدا کرے اَور لوگ بھی ایسے ہی ولایت جاکر تعلیم پائین۔ اور بخیریت اپنے وطن مین آکر ملک کو فیض پہونچائین۔

ریشم کی پیداوار پر گورنمنٹ پنجاب کی توجہ

پچھلے سال کرنل وینس صاحب کمشنر بندوبست و زراعت پنجاب نے ایک سرکلر جاری کیا تھا جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب کو ریشم کی پیداوار کیطرف بہت توجہ ہے۔ اس سرکلر مین ہدایت کیگئی تھی۔ کہ اس دستکاری کے متعلق چند امور پر غور کیا جاے۔ چنانچہ بہت سے اشخاص نے اس معاملہ مین صلاح و مشورہ دیا ہے جس سے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ لاہور مین ریشم کی پیداوار نہین ہوتی۔ بلکہ

ریشم خام لاہور مین زیادہ تر بخارا - اور لداخ اور بمبئی سے آتا ہے سنہ ۱۸۸۳ء کے پچھلے پانچ سال
مین کچا ریشم ایک ہزار ۲ سو ۱۲ من ۵ لاکھ ۴ ہزار ۳ سو ۱۳ روپیہ کا غیر ممالک سے آیا - اور
طیار کیا ہوا ریشم اسی عرصہ مین ۲ سو ۱۳ من ایک لاکھ ۲۰ ہزار ۱۲ سو ۴۹ روپیہ کا آیا جسپر یہانکے
لوگون نے دستکاری کی - اور ہر روز ۲ سے ۴ تک اجرت پیدا کی - مگر زیادہ تر اس امر کا افسوس
ہے - کہ نہ تو یہانکے لوگ ریشم پیدا کرتے ہین - اور نہ اسپر دستکاری - رپورٹ سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ ریشم پر کام کرنیوالے کشمیر اور گورداسپور کے باشندے ہین -

ایسے ہی ملتان مین بھی ریشم پیدا نہین ہوتا - اور نہ امرتسر مین - لودھیانہ مین ۲۰ برس ہوئے
کہ ریشم کی پیداوار کی کوشش مین ناکامیابی ہوئی - یہانپر جو ریشمی لنگیان اور پگڑیان وغیرہ بنائی
جاتی ہین اُنکے لیے جالندھر وغیرہ سے ریشم منگایا جاتا ہے ہوشیارپور مین جنگلی کرم پیلے ہین جنمین
بہت سا ریشم ہاتھ آیا - غرضکہ اسیطرح سے دوسرے اضلاع کی کیفیت ہے مگر اب صاف کہا جاسکتا ہے
کہ پنجاب مین جتنا ریشم کا خرچ ہے اُس سے بہت درجے کم پیدا ہوتا ہے - جو نا قابل اطمینان ہے
ہمکو یقین ہے کہ بہت جلد سرکار کیطرف سے پیداوار ریشم کا بندوبست کیا جائیگا -

ریشم کے کیڑے Silk worm.

بیولی واقع ملک برہما کے جنگلات مین ریشم کے کیڑے بکثرت ہین - اور درختون پر
ریشم پورتے پھرتے ہین - یہان کوئی آدمی ریشم بنانا نہین جانتا - کوئے نکمے جاتے ہین - اگر یہ
قدرتی کیڑے کشمیر مین ہوتے تو نہایت خوب ہوتا -

ہیضے کا علاج

یہ بدنصیب منحوس مرض جیسا حیدرآباد مین جاگیر ہوا ہے خدا کرے کہین نہ ہوگا کی وجہ بجز محکمہ
صفائی کی سست اور ہیچ کارروائی ہے - تمام گلی کوچے غلاظت سے بھرے ہوئے ہین - اور عفونت کی
راستون مین چلنا بھی محال ہے - مندرجہ ذیل نسخہ طیار کر ابتدائی حالت ہیضہ مین ان گولیون کا
استعمال کرین - اور بعد کامیابی ہمکو مطلع کرین - تاکہ عام طور پر شائع کیا جاے -

افیون ایک حصہ۔ ہینگ دو حصے۔ گول مرچ تین حصے۔ اِن سب کو ملا کر چنے کی برابر گولیان بنا رکھین۔ جب شبہ ہو تو چھ گولیان کھائین۔ نہایت ہی مفید ہین۔ ۱۸۸۹ء مین یہ گولیان ممالک مغربی و شمالی کے اکثر شہرون مین تقسیم کیگئی تھین جنھون نے نہایت کامیابی کے ساتھ اثر دکھلایا۔ ایک اور ڈاکٹر کی راے ہے کہ جب کسیکو ہیضہ ہو تو اُسکے گرد دس دس گز کے فاصلے پر آگ روشن کرین۔ اور ہوا کے رُخ پر گندھک کی دھونی بھی مفید بتلائی ہے۔ اور ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ بدہوائی کے موسم مین بطور حفظ ماتقدم شام کو کم کھانا چاہیے۔

زہر خوردہ کا علاج

اگر کسی نے سنکھیا کھالیا ہو۔ تو فوراً پانی مین تیل گھولکر اُسے پلادو۔ اور اگر افیون کھائی ہے۔ تو ہینگ کھلادو۔ آرام ہوگا۔

جناب معتمد صاحب صرف خاص حیدرآباد دکن ملاحظہ فرمائین

نواب مختار الملک آنجہانی نے بیڑہ جات وغیرہ کی وضعات موقوف کرکے عہدہ دارون کی تنخواہ مین اضافہ کردیا تھا۔ مگر ہم برابر شکایت سُنتے ہین۔ کہ عہدہ دار لوگ وضعات لیے بغیر کوئی کام نہین ہونے دیتے۔ بعض دفاتر مین رشوت ستانی کا بہت چرچا ہو رہا ہے۔

ہمارے نزدیک تمام دفاتر کے نام حکم ہونا چاہیے۔ کہ کوئی کاغذ پانچ چھ روز سے زیادہ دفتر مین نہ رہنے پاوے۔ اور جو لوگ اسکے خلاف کارروائی کرین انکو سخت سزا دیجائے۔

دفتر ہاتھی خانہ اور بندیخانہ کی کارروائیان بھی قابل غور ہین۔ اکثر ہاتھی بھوک کے مارے پتلے دُبلے اور لاغر ہوگئے ہین۔ نہ دانہ ملتا ہے نہ پورا چارا۔ فوجدار لوگ چاول اور چارہ برابر فروخت کرتے اور ہاتھیونکو بھوکا مارتے ہین۔ کوئی نگران یا پُرسان ہی نہین۔ اگر لوگون مین سے کسی نے کچھ کہا تو بقول نگار کے فوجدار جواب دیتا ہے۔ کہ یہ خدمت ہمنے تین سو روپیہ دیکر لی ہے۔ اگر ایسا نہ کرینگے تو قرضہ کیونکر ادا ہوگا۔ بال بچے کیا کھائینگے۔ یہی بندیخانہ کا حال سُنا جاتا ہے۔ دو معتمد یہ افواہین کہانتک صحیح ہین باضابطہ تحقیقات ہوکر ہمکو اطلاع ملنی

فہرست بقولات و اثمار و اشجار ملکی و غیر ملکی مع قیمت

بابت سنہ ۱۸۸۴ء

ہمارے کارخانہ سے مندرجہ زیرین پودے اور تخم نقد قیمت بھیجنے پر مل سکتے ہیں۔ جو درخت اور تخم یہاں موجود ہیں وہ فوراً روانہ ہو سکتے ہیں بعض اقسام کے درخت اور تخم غیر ملک سے باحتیاط تمام منگا کر بھیجے جائینگے۔ اخراجات جہاز و ریلوے اور محصول ڈاک ہر شئے کے خریدار کو معاف (۲) اگر کوئی صاحب کسی قسم کے پودے خریدینگے۔ تو ہر درخت کے ۲۵ پودے سے کم نہ فروخت ہونگے۔ (۳) درخواست میں نمبر فہرست اور نام درخت کا خوشخط لکھنا چاہیے (۴) بونے اور حفاظت کی ہدایت ساتھ روانہ کی جاویگی ہر جواب کے لیے آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجنا چاہیے (۵) درخواست خریداری بنام منشی اشتیاق احمد صاحب مالک سالجات فنون و مذاق سخن و جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ حیدرآباد دکن کے بھیجنا چاہیے

نمبر	نام	قیمت	نمبر	نام	قیمت
۱	تخم شلغم روسی کوہین (؟) بلیو کالیسا یا فی پونڈ	[illegible]	۱۸	درخت [illegible] خوشبودار [illegible]	[illegible]
۲	″ ″ آتشلفش	۵		[illegible] سو پودے	
۳	″ ″ [illegible]	۵	۱۹	تخم سیپن [illegible] درخت [illegible]	۵
۴	″ ″ ہائی برڈ	۵		[illegible] تخم	
۵	″ ″ [illegible]	[illegible]	۲۰	درخت کرکی [illegible] فیصدی	[illegible]
۶	درخت [illegible] سال ۲ پودے	[illegible]	۲۱	[illegible] درخت	[illegible]
۷	″ [illegible] پودے	[illegible]	۲۲	تخم [illegible] یعنی [illegible] ہزار تخم	[illegible]
۸	تخم [illegible] فی پونڈ	[illegible]	۲۳	″ اکاکی [illegible] بیرن فی [illegible]	[illegible]
۹	″ [illegible]	۵		میوہ جات	
۱۰	تخم [illegible] (۱۰۰ ہزار تخم)	[illegible]	۲۴	درخت [illegible] فیصدی	[illegible]
۱۱	درخت سود فیصدی	[illegible]	۲۵	سیب [illegible]	
۱۲	″ [illegible]	[illegible]	۲۶	″ گلابی سیب	
۱۳	تخم سیاہ [illegible]	[illegible]	۲۷	″ کابلی سیب	[illegible]
۱۴	تخم [illegible] سرخ و سفید فی پونڈ	[illegible]	۲۸	″ کشمیری سیب	
۱۵	درخت جوز فیصدی	[illegible]	۲۹	″ [illegible] انگریزی سیب	
۱۶	″ [illegible] قسم	[illegible]	۳۰	درخت امریکن شفتالو فیصدی	[illegible]
۱۷	″ وارڈین [illegible] درخت خوشبو میوہ	[illegible]	۳۱	″ کابلی شفتالو	[illegible]

نمبر	نام	قیمت
۱۲۷	تخم اسپین کا پیاز فی اونس	۱۲
۱۲۸	" بھوریا پیاز۔ خون سا سرخ پیاز "	۱۲
۱۲۹	" سرخ مولی سفید مولی۔ ارلی چھوٹی گول چھوٹی لال مولی فی اونس	[illegible]
۱۳۰	" اجوائن۔ اجوائن سخت سفید "	[illegible]
۱۳۱	[illegible] "	۱۰
۱۳۲	[illegible] "	۱۴
۱۳۳	" لال کدو۔ تراوی وار کدو۔ کیسا کدو "	۱۴
۱۳۴	" چلاپینہ فی اونس	[illegible]
[illegible]	[illegible] "	۱۳
۱۳۶	[illegible] اسپنج "	[illegible]
۱۳۷	[illegible] "	[illegible]
۱۳۸	[illegible] کا "	[illegible]
۱۳۹	[illegible] "	[illegible]
۱۴۰	[illegible] اسپوت	[illegible]
۱۴۱	[illegible]۔ کالی توری۔ کیسیا توری	۱۲
۱۴۲	[illegible] کلفا۔ مرسا کلفا "	۱۲

اجناس

نمبر	نام	قیمت
۱۴۴	تخم [illegible] روئی زمین پر [illegible] فی پونڈ	[illegible]
۱۴۵	" [illegible] (فی [illegible])	[illegible]
۱۵۱	" جوار۔ قابل [illegible]	[illegible]
۱۵۲	[illegible]	[illegible]
۱۵۳	[illegible]	[illegible]
۱۵۴	[illegible]	[illegible]
۱۵۶	تخم [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۸	تخم تمباکو [illegible] اصفہانی [illegible]	[illegible]

نمبر	نام	قیمت
۱۴۸	سارگوچری سرخ و سیاہ تخم فی پونڈ	۱۲
۱۴۹	تخم گنی گھاس "	[illegible]
۱۵۰	" لوسن گھاس "	[illegible]
۱۵۱	" رجکا گھاس "	[illegible]

آم

نمبر	نام	قیمت
۱۵۲	درخت مطلوبہ دلپسند۔ پیرانی فی درخت	[illegible]
۱۵۳	" الفن۔ نازک بدن "	[illegible]
۱۵۴	" یاقوت رمانی۔ سر الخرا "	[illegible]
۱۵۵	" گووا بندر "	[illegible]
۱۵۶	" صاحب پسند۔ والاجاہ پسند "	[illegible]
۱۵۷	" نواب پسند۔ شکر پارہ "	[illegible]
۱۵۸	" بیتر۔ افضل الثمر "	[illegible]
۱۵۹	" قاسم پسند "	[illegible]
۱۶۰	" کالا پاڑ۔ لال گادیہ "	[illegible]

متفرقات

نمبر	نام	قیمت
۱۶۰	تخم گھاس [illegible] فی پیکیٹ	۸
۱۶۱	" [illegible] برساتی پھول "	۱۲
۱۶۵	[illegible] فی پوڈا	[illegible]
۱۶۶	تخم [illegible] کے درخت [illegible]	[illegible]
۱۶۷	تخم دو قسم کی سیم (ترکاری) فی پیکیٹ	۸
۱۶۸	[illegible]	[illegible]
۱۶۹	تخم ۹ سو اقسام پھلواری مختلف [illegible] فی اونس	[illegible]

مطبع [illegible] کارکنان [illegible]

رسید زر رسالہ فنون

ہم حسب ذیل حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں - کہ انہوں نے زر چندہ مرحمت فرمایا -

عالیجاہ معالی دستگاہ جناب نواب افتخار الامرا اقبال الدولہ بہادر دام اقبالہ	[illegible]
عالیجناب نواب سید محمد علیخانصاحب بہادر شمس گڑھ لوہی	[illegible]
عالیجناب نواب عبد السلام خان بہادر صوبہ	[illegible]
عالیجناب مولوی نجم الحق صاحب	[illegible]
عالیجناب قاضی رضا حسین صاحب بہادر	[illegible]
عالیجناب نواب - فتح الدولہ بہادر	[illegible]
عالیجناب میر علی اکبر صاحب	[illegible]
عالیجناب نواب عبد الواحد علیخانصاحب بہادر	[illegible]
عالیجناب مولوی سید سید اللہ صاحب	[illegible]
عالیجناب سید جعفر حسین الحسنی صاحب	[illegible]
عالیجناب مولوی حافظ محمد صدیق صاحب	[illegible]
عالیجناب مولوی اکرام اللہ خان بہادر	[illegible]
عالیجناب نواب میر وارث علی صاحب بہادر	[illegible]
عالیجناب مولوی شیخ محمد حسین صاحب	[illegible]
عالیجناب نواب میر سرفراز حسین خان بہادر	[illegible]
عالیجناب نواب سلیمان یار جنگ بہادر	[illegible]
عالیجناب نواب رسول یار خانصاحب بہادر	[illegible]
عالیجناب نواب جہانگیر بیگ خانصاحب بہادر	[illegible]
عالیجناب مولوی مشتاق حسین صاحب قبلہ	[illegible]
عالیجناب مولوی حافظ عبد الکریم صاحب	[illegible]
عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب [illegible] جنگ بہادر	[illegible]
عالیجناب نواب مرزا محمد علی بیگ صاحب بہادر	[illegible]

جناب نکو پنڈت صاحب	[illegible]
جناب سردار بہادر محمد حسین خانصاحب	[illegible]
جناب اکبر خانصاحب	[illegible]
جناب سید ابو الحیات صاحب	[illegible]
جناب شیخ فتح محمد صاحب	[illegible]
جناب قمر الدولہ نواب جہانگیر خان بہادر	[illegible]
جناب بندہ حسن صاحب	[illegible]
جناب ڈاکٹر مرزا علیخان صاحب	[illegible]
جناب مولوی محمد بخش صاحب [illegible]	[illegible]
جناب مرزا علیخان صاحب [illegible]	[illegible]
جناب [illegible] صاحب	[illegible]
جناب محمد [illegible] صاحب	[illegible]
جناب امانی میاں صاحب	[illegible]
جناب مرزا احمد خان صاحب	[illegible]
جناب [illegible] علی [illegible] صاحب	[illegible]
جناب شیخ بندہ حسن صاحب	[illegible]
جناب نواب ظفر حسین خانصاحب بہادر	[illegible]
جناب دارو غہ صاحب حضور	[illegible]
جناب حکیم داد علی صاحب	[illegible]
جناب کریم بخش صاحب	[illegible]

باقی دارد

ناظرین رسالہ فنون کو مژدہ

غالباً ہمارے ناظرین اس مژدہ کو سنکر بہت خوش ہونگے کہ رسالہ فنون کا ترجمہ زبان مرہٹی میں بھی چھاپا جایا کریگا سرکار عالی نے ہمکو یقین دلایا ہے کہ وہ اپنے ممالک میں مخصوص اہلکاران کے ذریعہ سے اسکی بہت کچھ اشاعت کرائیگی۔

ہم ارکین مجلس مالگزاری کا نہایت تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اہل دکن کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انکی صلاح و فلاح کے لیے نئی نئی تجویزیں ہو رہی ہیں۔

دوسرا امر یہ بھی واجب الاظہار ہے کہ ہمارا اخبار رسالہ برٹش گورنمنٹ نے بھی پسند کیا۔ "زمانہ کی موافق رسالہ" کے خطاب سے سرفراز فرمایا اور رشتہ تعلیم ممالک برار کے مدارس کے طلبا کی خواندگی میں داخل ہو گیا اور رسالہ ہذا کی معتد بہ جلدیں طلب کی اور آیندہ برابر بھیجنے کے لیے حکم دیا گیا ہے۔

ہم اپنے قدردان صاحب ڈائرکٹر رشتہ تعلیم برار کا بھی نہایت تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ بوجہ ملکی زبان ہونے کے زبان مرہٹی کو زیادہ شائع فرمائینگے۔

اشتہار فنون

یہ زمانہ کا موافق رسالہ ہر مہینہ اردو میں چھپتا ہے زمینداروں کاشتکاروں چیلوں کا بیکرو اور شائقین علم نباتات جمادات و حیوانات کے لیے نہایت مفید ہے مخصوصاً باغات لگانے والوں کو اسکا ملاحظہ کرنا ... کے مضامین کے ذریعہ سے غیر ممالک کے ہر قسم کے پودے و غیرہ ... قیمت ... مع اخراجات روانگی عام لوگوں سے ہے۔ امرا اور دیگر معززین سے ... جو صاحب خرید فرمائینگے انسے بھی پیشگی قیمت لیجائیگی میعاد پیشگی دو ماہ ... نمونہ کا پرچہ ۵ کو ملیگا۔ اگر کسیکے پاس یہ پرچہ بلا طلب پہنچ جاوے تو فوراً بشرط عدم خریداری واپس کر دینی چاہیے۔ درخواست مع زر قیمت بنام منشی محمد مشتاق احمد صاحب مالک مطبع ... کے بھیجنی چاہیے۔